سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
HAT
Estd 1994
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018,Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 10 Friday 18 April, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۱۰) ۱۸/اپریل ۲۰۲۵ء بروز جمعہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

نئے وقف قانون پر سپریم کورٹ کی عبوری روک

وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کیس میں مرکز اور متعلقہ ریاستیں 7 دن کے اندر جواب داخل کریں، اگلی سماعت 5 مئی کو

نئی دہلی، (ایجنسی)

سپریم کورٹ نے آج ایک اہم فیصلے میں نئے وقف قانون کی اہم شقوں پر عارضی روک لگائی ہے اور حکومت کو ہدایت دی ہے کہ اگلی سماعت تک حکم امتناعی برقرار رکھے۔ یہ روک سات دن کے لیے لگائی گئی ہے۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی تین رکنی بینچ نے کہا کہ سنٹرل وقف کونسل اور اوقاف بورڈ میں تا حال کوئی تقرری نہ کرے۔ اور وقف بائی یوزر جو جائیداد 1997 کے قانون کے تحت درج کی گئی ہے اسے چھیڑا نہ جائے۔ عدالت عظمیٰ نے اس کیس کی اگلی سماعت مئی کے پہلے ہفتہ میں طے کی ہے۔ مرکزی حکومت کو جواب داخل کرنے کے لیے ایک ہفتہ کی مہلت دی ہے اور کیس کی اگلی سماعت 5 مئی کو ہوگی۔

وقف ترمیمی قانون پر جمعرات کو سپریم کورٹ میں دوسرے دن قریب ایک گھنٹے سماعت ہوئی۔ عدالت نے مرکزی حکومت کو قانون پر جواب دینے کیلئے 7 دن کا وقت دیا ہے۔ سرکار کے جواب کے بعد عرضی گزاروں کو پانچ دن میں جواب دینا ہوگا۔ اگلی سماعت 5 مئی کو دوپہر 2 بجے ہوگی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ قانون کے خلاف دائر 70 عرضیوں کی جگہ صرف پانچ عرضیاں ہی دائر کی جائیں۔ انہیں پر سماعت ہوگی۔ تب تک سرکار کو تین ہدایت ماننے ہوں گے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ 110 سے 120 فائلیں پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ ایسے میں ایسے پانچ پوائنٹس طے کرنے ہوں گے۔ صرف 5 اہم اعتراضات پر ہی سماعت ہوگی۔ سبھی عرضی گزار اہم نکات پر رضامندی بنائیں۔ نوڈل کاؤنسل کے ذریعہ ان اعتراضات کو طے کریں۔ سی جے آئی سنجیو کھنہ اور جسٹس پی وی سنجے کمار، جسٹس کے وی وشوناتھن کی بنچ اس معاملے پر سماعت کررہی ہے۔ مرکز کی جانب سے سالیسیٹر جنرل (ایس جی) تشار مہتا پیروی کررہے ہیں۔ وہیں قانون کے خلاف کپل سبل، راجیو دھون، ابھیشیک منوسنگھوی، سی یو سنگھ دلیلیں رکھ رہے ہیں۔ قانون آئین کی آرٹیکل 14,15,25 (مذہبی آزادی)، 26 (مذہبی معاملوں کے مینجمنٹ کی آزادی)، 29 (اقلیتی حقوق) اور 300A (املاک کا حق) کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وقف بورڈ میں غیر مسلموں کو شامل کرنا اور ڈسٹرکٹ کلکٹر کو وقف املاک کا فیصلہ کرنے کا حق دینا سرکاری مداخلت کو بڑھاتا ہے۔

یہ قانون مسلم برادری کے ساتھ تفریق کرتا ہے، کیونکہ دیگر مذہبی ٹرسٹوں پر یکساں پابندی نہیں ہے۔ سی جے آئی سنجیو کھنہ نے سماعت کے دوران ایس جی مہتا نے کہا کہ جواب دہندگان 7 دنوں کے اندر اور مختصر جواب داخل کرنا چاہتے ہیں اور یقین دلایا کہ اگلی تاریخ تک 2025 ایکٹ کے تحت بورڈ اور کاؤنسلوں میں کوئی تقرری نہیں ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ وقف کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جس میں صارف کے ذریعہ وقف بھی نوٹیفکیشن یا گزیٹڈ کے ذریعہ پہلے ہی اعلان کیا گیا ہے۔ جواب 7 دن میں داخل کیا جائے۔ اس کا جواب سروس کے 5 دنوں کے اندر داخل کرنا ضروری ہے۔

اس سے قبل سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل نے بحث کی اور عدالت کو بتایا کہ وقف قانون میں کی گئی تازہ ترمیمات غیر آئینی ہیں کیونکہ یہ مسلم مذہب میں مداخلت ہے، پارلیمنٹ کو ایسے قانون بنانے کا اختیار نہیں ہے۔ آج جیسے ہی عدالتی کارروائی کا آغاز ہوا چیف جسٹس آف انڈیا نے مسلم فریقین سے دو سوال پوچھا کہ اس مقدمات کو ہائی کورٹ میں کیوں منتقل نہیں کیا جانا چاہئے اور کیا پارلیمنٹ کو قانون بنانے کا حق نہیں ہے؟ عدالت نے ایک اہم فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی پراپرٹی وقف ڈکلیئر کی گئی ہے اور وقف بائی یوزر ہے وہ ایسے ہی برقرار رہے گی کلکٹر کی کارروائی چلتے رہے گی لیکن ترمیمات کو لاگو نہیں کیا جائے گا۔ بحیثیت عہدہ ممبران کی تقرری کی جاسکتی ہے لیکن بقیہ ممبران مسلم ہونگے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ عدالت عموماً عبوری فیصلہ صادر نہیں کرتی ہے لیکن اگر عبوری فیصلہ صادر نہیں کیا گیا تو وقف بائے یوزر ختم ہوجانے کے خطرناک اثرات ہوسکتے ہیں۔ دوران سماعت چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے زبانی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انگریز حکومت سے پہلے وقف رجسٹریشن کرنے کا کوئی انتظام نہیں تھا، ملک میں بہت ساری مسلم عبادت گاہیں تیرھویں، چودھویں اور پندری صدی کی تعمیرات کردہ ہیں، ان ترمیمات کے ذریعہ سرکار چاہتی ہے کہ ان کے دستاویزات دکھائے جائیں جو آج ممکن نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے وکیل کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ وقف ایک مذہبی معاملہ ہے اور یہ اسلام کی روح سے جڑا ہوا ہے۔ عدالت آج عبوری فیصلہ صادر کرنا چاہتی تھی لیکن سالیسٹر جنرل نے سخت اعتراض کیا اور عدالت کو بتایا کہ عدالت اس مقدمہ کی سماعت کل کرسکتی ہے جس کے بعد عدالت نے عبوری فیصلہ واپس لے لیا اور مقدمہ کی سماعت کل ملتوی کردی۔ عدالت نے زبانی طور پر مزید کہا کہ عدالتوں کی جانب سے وقف پراپرٹی ڈکلیئرڈ کو نئی ترمیمات سے اثر نہیں ہوگا۔ عدالت نے مزید تبصرہ کیا کہ احتجاج کے دوران تشدد کے واقعات پریشان کن ہیں لہذا عدالت اس مقدمہ کا فیصلہ کریگی جس پر سالیسٹر جنرل نے کہا تشدد کو فیصلے کی وجہ نہیں بنانا چاہئے۔ بحث کا آغاز کرنے کیلئے چیف جسٹس آف انڈیا نے ڈاکٹر راجیو دھون سے کہا کہ وہ بحث کا آغاز کریں جس پر انہوں نے کہا کہ سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل ان کے گرو ہیں لہذا وہ ہی بحث کا آغاز کریں جس کے بعد کپل سبل نے بحث شروع کی اور کہا کہ اس معاملے کا تعلق پورے ملک سے ہے لہذا اس مقدمہ کی سماعت سپریم کورٹ کو ہی کرنا چاہئے نیز وقف قانون میں مداخلت مذہبی معاملے میں دخل ہے جس پر سپریم کورٹ کو نوٹس لینا چاہئے۔ سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل نے دوران بحث وقف ترمیمی قانون 2025 میں کی گئی تمام ترمیمات پر مدلل بحث کی اور عدالت کو بتایا کہ دیگر مذاہب کے مذہبی اداروں میں مسلمانوں کی شرکت نہیں ہے تو پھر مسلم وقف معاملات میں غیر مسلم ممبران کی موجودگی ضروری کیوں قرار دی گئی ہے؟ کلکٹر کو جج کا اختیار کیوں دیا گیا ہے؟ کلکٹر اپنے ہی مقدمہ کا فیصلہ کیسے کریگا؟ سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے وقف بائے یوزر ختم کیئے جانے پر بھی شدید برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ ترمیم مذہبی معاملے میں بالراست مداخلت ہے۔ آئین ہند نے پارلیمنٹ کو بھی اس کی اجازت نہیں دی ہے۔ وقف کرنے کرنے کیلئے مسلمانوں کو پانچ سال مسلم ہونے کا ثبوت دینے والی ترمیم بھی مضحکہ خیز ہے، حکومت کیسے فیصلے کریگی کون مسلم ہے کون غیر مسلم ہے؟۔

عدالت صدر جمہوریہ کو ہدایت نہیں دے سکتی: دھنکھڑ

نئی دہلی (ایجنسی)

سپریم کورٹ نے گزشتہ ہفتہ صدر اور گورنروں کو بلوں کو منظوری دینے کی آخری تاریخ طے کی تھی۔ اس پر نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالتیں صدر کو ہدایت نہیں دے سکتیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہم ایسے حالات نہیں بنا سکتے جہاں عدالتیں صدر کو ہدایت دیں۔ آئین کی آرٹیکل 142 کے تحت ملے عدالت کو خصوصی اختیار جمہوری طاقتوں کے خلاف 24x7 دستیاب نیوکلیئر میزائل بن گیا ہے۔ دراصل آرٹیکل 142 ہندوستان کے سپریم کورٹ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ مکمل انصاف (کمپلیٹ جسٹس) کرنے کیلئے کوئی بھی ہدایت یا فیصلہ دے سکتا ہے، چاہے وہ کسی بھی معاملے میں ہو۔ جمہوریت میں منتخب ہوئی سرکار سب سے اہم ہوتی ہے اور سبھی اداروں کو اپنی اپنی حدود میں رہ کر کام کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی ادارہ آئین سے اوپر نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ گورنر کی طرف سے بھیجے گئے بل پر صدر کو 3 مہینہ کے اندر فیصلہ لینا ہوگا۔ دراصل 8 اپریل کو سپریم کورٹ نے تمل ناڈو سرکار اور گورنر کے معاملے میں تاریخی فیصلہ لیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ گورنر کو اسمبلی کی جانب سے بھیجے گئے بل پر ایک مہینہ کے اندر فیصلہ لینا ہوگا۔ اسی فیصلے کے دوران عدالت نے گورنروں کی جانب سے صدر کو بھیجے گئے بل پر بھی حالات واضح کی۔ یہ آرڈر 11 اپریل کو عام کیا گیا۔ 11 اپریل کی رات ویب سائٹ پر اپلوڈ کئے گئے آرڈر میں سپریم کورٹ نے آئین کی آرٹیکل 201 کا حوالہ دیا۔

یوپی میں وقف ترمیمی قانون کے بعد پہلی ایف آئی آر

بریلی (ایجنسی): اترپردیش کے بریلی میں وقف ترمیمی قانون کے تحت پہلی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ الزام ہے کہ قبرستان کے نام پر رجسٹرڈ 3 بیگھہ سرکاری اراضی فرضی ٹرسٹ بنا کر وقف میں درج کرائی گئی۔ اس وقت وہ درگاہ بنانے کے بعد فحاشی کر رہا تھا۔ آس پاس کے لوگ پریشان تھے۔ ایک ہی خاندان کے 11 افراد کے خلاف رپورٹ درج کرلی گئی ہے۔ بریلی پولیس نے جمعرات کو بتایا کہ سی بی گنج تھانے کے سارنیا گاؤں کے رہنے والے پوتن شاہ نے اس معاملے کی شکایت ایس ایس پی انوراگ آریہ سے کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ قبرستان کی سرکاری زمین اسی گاؤں کے سبزے علی نے سید حامد حسن نامی فقیر کو پیش کر کے ہتھیالی۔ حامد حسن کی وفات کے بعد ان کے لیے ایک مستقل مقبرہ 3 بیگھہ اراضی پر تعمیر کیا گیا۔ اس پر پٹن شاہ نے احتجاج کیا تو اس کی پٹائی کی گئی۔ ایس ایس پی بریلی انوراگ آریہ کے مطابق اراضی کے تعلق سے ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ریونیو ریکارڈ میں یہ زمین سرکاری زمین نکلی۔ وقف ترمیمی قانون کے نفاذ کے بعد پہلی کارروائی بریلی پولیس نے کی ہے۔ ایف آئی آر پتن شاہ نے لکھوائی ہے جس میں پتن شاہ نے کہا ہے کہ سرکاری اراضی پر قبضہ کر کے وہاں مزار تعمیر کر کے بھتہ خوری کی جارہی ہے۔ لوگوں سے پیسے بھی وصول کیے جارہے ہیں۔ ملزمان نے 24 نومبر 2020 کو سید حامد حسن درگاہ چیریٹیبل ٹرسٹ کے نام سے رجسٹریشن کروائی۔ سبزے علی خود اور ان کی اہلیہ زکیرہ اور ان کی چار بیٹیاں فرح ناز، گلناز، شانا جعفری، راحیلہ جعفری اور ماسٹر مائنڈ منیش کمار نے غیر قانونی طور پر قبضہ کیا۔ ان لوگوں نے جائیداد کا ایک ٹرسٹی نامزد کیا۔ پولیس کے مطابق سبزے علی نے سنی سنٹرل وقف بورڈ کے نام پر کروڑوں روپے کی اراضی پر قبضہ کیا تھا۔ ایس ایس پی انوراگ آریہ کے حکم پر سی بی گنج پولیس اسٹیشن میں 11 لوگوں کے خلاف وقف ترمیمی قانون کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

کورٹ کا فیصلہ خوش آئند قدم: مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی، (یو این آئی) آج سپریم کورٹ کے عبوری حکم پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے قدرے اطمینان کا اظہار کیا۔ آج یہاں جاری ایک بیان کے مطابق بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے اپنے بیان میں کہا گو کہ حکومت کے ذریعہ لائی گئی تمام ہی ترمیمات متنازع اور قابل اعتراض ہیں، جو کہ وقف املاک کو ہڑپنے کے مقصد سے لائی گئی ہیں تاہم اپنے عبوری حکم میں عدالت عظمیٰ نے وقف املاک میں کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ پر روک لگادی ہے، چاہے وہ آراضی رجسٹرڈ ہوں یا غیر رجسٹرڈ، نوٹیفائڈ ہوں یا بطور استعمال وقف ہوں۔ اگر یہ روک نہ لگتی تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ فیصلہ آنے سے پہلے وقف بائی یوزر کے ساتھ دست درازی ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ وقف بورڈوں اور سینٹرل وقف کونسل کے ممبران کی نامزدگی پر بھی عدالت نے روک لگادی۔ عبوری ہی سہی فیصلہ نے حکومت کے ان شرانگیز عزائم پر روک لگادی، جس کے ذریعہ وہ ان بااختیار اداروں میں اپنے پٹھوں کو بٹھا کر کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔ یہ فیصلہ دراصل امت کی متحدہ جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

وقف ایکٹ کیخلاف ہماری قانونی لڑائی جاری رہے گی: اویسی

نئی دہلی، (ایجنسی) عدالت میں سماعت کے بعد آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسدالدین اویسی نے کہا کہ ہم اس ایکٹ کو غیر آئینی مانتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ سینٹرل وقف کونسل اور اسٹیٹ وقف بورڈ کی تشکیل نہیں کی جائے گی اور وقف بائی یوزر کو ہٹایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ وقف امینڈمنٹ ایکٹ کے خلاف ان کی قانونی لڑائی جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ اویسی کی طرف سے بھی عدالت میں عرضی داخل کر کے ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیا گیا ہے۔ اویسی نے کہا کہ وہ اس ایکٹ کو غیر آئینی مانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جے پی سی کی بحث کے دوران میں نے حکومت کی طرف سے مجوزہ سبھی ترامیم کی مخالفت کرتے ہوئے ایک رپورٹ دی تھی۔ پارلیمنٹ میں بل پر بحث کے دوران میں نے بل کو غیر آئینی بتایا تھا۔ یہ آرٹیکل 14, 15, 25 اور 26 کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس ایکٹ کے خلاف ہماری قانونی لڑائی جاری رہے گی۔

وقف ترمیمی قانون 'وقف' کیلئے سنگین خطرہ: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی (ایجنسی): سپریم کورٹ آف انڈیا میں آج وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے خلاف دائر مختلف عرضیوں پر سماعت ہوئی، جس میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ راجیو دھون اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ منصور علی خاں نے نمائندگی کی۔ جمعیۃ علماء ہند کے جاری کردہ پریس بیان کے مطابق، صدر جمعیۃ مولانا محمود اسعد مدنی نے سماعت کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اس قانون کو وقف جائیدادوں کے لیے ایک 'سنگین خطرہ' قرار دیا اور کہا کہ اس کا اصل مقصد وقف کی حیثیت کو بدلنا اور ان جائیدادوں پر قبضہ جمانا ہے۔ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ عدالت نے اصولی طور پر ان نکات کو تسلیم کیا ہے جو ان کی جانب سے پیش کیے گئے، جن میں خاص طور پر غیر مسلموں کی شمولیت بلکہ اکثریت، 'وقف بائی یوزر' کی قانونی صورت کا خاتمہ، اور کلکٹر کو وقف کی حیثیت تبدیل کرنے کا اختیار دیے جانے جیسے نکات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا، "یہ خدشات صرف ہماری تنظیم کے نہیں بلکہ آج ملک کے ہر دانشور طبقے کے ہیں، جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس ایکٹ کے خلاف ملک بھر میں مختلف طبقات کی جانب سے احتجاج کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔" دوسری جانب سپریم کورٹ نے وقف (ترمیمی) ایکٹ پر عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا، تاہم وقف املاک کی موجودہ قانونی حیثیت برقرار رکھنے کی ہدایت جاری کی۔ عدالت نے حکم دیا کہ کوئی بھی وقف جائیداد، خواہ وہ رجسٹرڈ ہو یا وقف بائی یوزر کے تحت ہو، اس کی موجودہ حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ عدالت کا یہ عبوری حکم اگلی سماعت تک نافذ العمل رہے گا۔ مرکزی حکومت کی نمائندگی سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے کی، جنہوں نے ابتدائی جواب داخل کرنے کے لیے سات دن کی مہلت طلب کی، جسے عدالت نے منظور کر لیا۔ حکومت نے مؤقف اختیار کیا کہ یہ قانون لاکھوں عوامی شکایات کے پیش نظر بنایا گیا ہے، جن میں پورے کے پورے دیہات یا متعدد زمینوں کو وقف قرار دیے جانے پر تشویش ظاہر کی گئی تھی۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے واضح کیا کہ عدالت اس مقدمے میں صرف پانچ عرضیوں پر سماعت کرے گی، جب کہ باقی عرضیوں کو نمٹا دیا جائے گا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ آئندہ سماعتوں میں اس مقدمے کو 'ریلائی وقف ترمیمی ایکٹ' کے عنوان سے سنا جائے گا، جب کہ وقف ایکٹ 1995 اور 2013 کی ترامیم سے متعلق مقدمات کو الگ سے سنا جائے گا۔ معاملہ کی اگلی سماعت 5 مئی کو مقرر کی گئی ہے۔

UNITED AERO SERVICES PVT. LTD.
IATA UAS
NON-SHIFTING Hajj Package FROM DELHI
(2025 - 1446 HIJRI)
28 DAYS
Rs. 6,99,000/-
PER PERSON (INCLUDING ALL TAXES)
QURBANI NOT INCLUDED
WITH
WITH FINAL - DATES , HOTELS , AIRLINE !
INCLUSIONS
ZONE 3
MUALLIM - D
ACCOMMODATION - 4/5 BEDS SHARING
AIR TICKET
VISA
ALL MEALS
ROUND-TRIP TRANSPORT
INSURANCE
ZIYARAT
LAUNDRY
ZAMZAM
GUIDE
HAJJ KIT
HAJJ PERIOD
Hajj Period : 03 - 07 June
03 June : Mina Camp Stay
05 June: Arafaat Camp & Muzdalifah (Open Area)
06 - 07 June: Mina Camp Stay
08 June: Return to Makkah Hotel
From 10 June : Madina Hotel
AIR INDIA
AI-991 | 24 MAY | DEL-JED | 17:15 - 20:40
AI-992 | 20 JUN | JED-DEL | 21:50 - 06:10
DEPARTURE - 24 MAY
ARRIVAL - 20 JUNE
Direct Flight
MAKKAH HOTEL
MEDINA HOTEL
4* BEST WESTERN AJYAD MAKKAH / DISTANCE 800 METERS
DELUXE - KARAM-AL-MEDINA/ DISTANCE 150 METERS
DOCS REQUIRED
ORIGINAL PASSPORT (VALIDITY 1 YEAR)
2 PHOTOS, PANCARD & AADHAR CARD - COPY
PANCARD (MUST BE LINKED WITH AADHAR CARD)
VACCINE CERTIFICATE - COVID 19
MENINGITIS VACCINATION
MOBILE NUMBER & EMAIL ID
NOTE
PAYMENT TRANSFERS, DIRECTLY FROM THE HAJI'S ACCOUNT TO OUR BELOW BANK ACCOUNT

BANK NAME	ACCOUNT NUMBER	IFSC CODE	ADDRESS
FEDERAL BANK	11050200041632	FDRL0001105	CONNAUGHT CIRCUS, NEW DELHI - 110001

BANK DETAILS
9810516768
9958032054
UNITED AERO SERVICES PVT. LTD
+91-11-43435555
9810335968
info@uastravel.in

وقف ترمیمی قانون پر سپریم کورٹ کے تبصرے معنی خیز

'انڈیا' اتحاد کے تحفظات درست ثابت: کے سی وینوگوپال

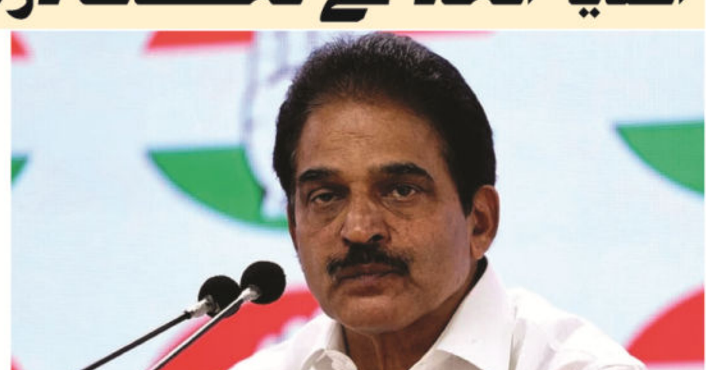

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے آج وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 پر سپریم کورٹ کی جانب سے دیے گئے مشاہدات کو انتہائی معنی خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ عدالت کے ریمارکس نے ان تمام آئینی خدشات کو تقویت دی ہے جو انڈیا اتحاد نے اس قانون کے خلاف پارلیمنٹ کے اندر اور باہر پیش کیے تھے۔ وینوگوپال نے ایک بیان میں کہا، "سپریم کورٹ کے مشاہدات نے اس جلد بازی میں بنائے گئے قانون کی کمزوریوں کو اجاگر کیا ہے۔ یہ قانون بنیادی حقوق پر حملہ کرتا ہے اور اس میں گہرے تقسیم پسند رجحانات جھلکتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ وقف ترمیمی قانون کو نہ تو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی میں مکمل طور پر جانچا گیا، نہ ہی پارلیمنٹ میں اس پر سنجیدہ اور طویل بحث کی گئی۔ انہوں نے کہا، "یہ قانون آئینی اصولوں اور اقلیتوں کے مذہبی حقوق کو مجروح کرتا ہے۔ اب عدالت کے تبصرے خود بتا رہے ہیں کہ انڈیا اتحاد کا احتجاج محض سیاسی نہیں بلکہ آئینی بنیادوں پر تھا۔" خیال رہے کہ سپریم کورٹ نے آج وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف دائر عرضیوں پر ابتدائی سماعت کرتے ہوئے قانون پر عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا، تاہم عدالت نے اہم عبوری ہدایات جاری کیں۔ عدالت نے حکم دیا کہ ملک بھر کی تمام وقف جائیدادیں، خواہ وہ رجسٹرڈ ہوں یا وقف بائی یوزر کے تحت ہوں، اپنی موجودہ حیثیت میں برقرار رہیں گی اور آئندہ سماعت تک ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

مرکزی حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت سے استدعا کی کہ حکومت کو ابتدائی جواب داخل کرنے کے لیے سات دن کی مہلت دی جائے۔ عدالت نے یہ درخواست منظور کرتے ہوئے اگلی سماعت کی تاریخ 5 مئی مقرر کردی۔ چیف جسٹس آف انڈیا کی سربراہی والی بنچ نے یہ بھی واضح کیا کہ صرف پانچ مرکزی عرضیوں پر سماعت کی جائے گی اور بقیہ عرضیوں کو نمٹا دیا جائے گا۔ عدالت نے اس مقدمے کو آئندہ 'ریلائی وقف ترمیمی ایکٹ' کے عنوان سے سنے جانے کا فیصلہ بھی سنایا۔ سپریم کورٹ کے ان تبصروں سے ملک بھر میں اس قانون پر جاری بحث کو نئی جہت ملی ہے۔ آئینی ماہرین اور سماجی کارکنوں کا کہنا ہے کہ عدالت کی مداخلت کے بعد اب اس قانون کے اثرات پر گہرائی سے غور کرنے کا موقع پیدا ہوا ہے اور ممکن ہے کہ آنے والے دنوں میں اس پر مزید قانونی چیلنجز سامنے آئیں۔ کے سی وینوگوپال نے کہا کہ انڈیا اتحاد آئندہ ایسے تمام قوانین کے خلاف آواز بلند کرتا رہے گا جو آئینی اقدار، اقلیتی حقوق اور عدالتی توازن کو متاثر کریں۔

'ٹیرف اب صرف نمبروں کا کھیل بن کر رہ گیا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا'، چین کا طنز

بیجنگ (ایجنسی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے چین پر 245 فیصد ٹیرف عائد کیا گیا ہے۔ ٹیرف میں اس اضافے کے فیصلے پر طنز کستے ہوئے بیجنگ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کے ذریعہ چینی درآمدات پر عائد کردہ ٹیرف اب مدلل نہیں ہے، اس سے اب زیادہ فرق نہیں پڑتا ہے۔ چین اس تجارتی جنگ میں شامل نہیں ہونا چاہتا ہے، لیکن یہ واضح ہے کہ ہم اس سے ڈرتے بھی نہیں ہیں۔ ایسے تجارتی جنگوں میں کوئی فاتح نہیں ہوتا ہے۔ دوسری جانب ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے لیے گئے اس فیصلے سے واضح ہو گیا ہے کہ کیسے امریکہ دوسروں کو ڈرانے، دھمکانے اور مجبور کرنے کے لیے ٹیرف کا استعمال ایک ہتھیار کے طور پر کرتا ہے۔

چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "چین کی جانب سے یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ امریکہ کی جانب سے اس کے اوپر عائد کیے گئے ٹیرف اب صرف نمبروں کے کھیل بن کر رہ چکے ہیں۔" انہوں نے اس حوالے سے مزید کہا کہ "اگر امریکہ ٹیرف کے ساتھ نمبروں کا کھیل کھیلنا جاری رکھتا ہے تو چین اسے نظر انداز ہی کرے گا، کیونکہ اس سے زیادہ فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر چین کے حقوق اور مفادات کو امریکہ نقصان پہنچاتا رہا تو چین پوری طاقت سے اس کی مزاحمت کرے گا اور اپنی بات پر قائم رہے گا۔"

چینی وزارت خارجہ کے ترجمان سے جب ٹیرف شرح کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ "یہ آپ امریکہ سے ہی پوچھیے۔ یہ جنگ امریکہ کی طرف سے شروع کی گئی ہے، ہم صرف امریکہ کے حملوں کا جواب دے رہے ہیں۔ ہم جو بھی قدم اٹھا رہے ہیں وہ بہت ہی منطقی ہے، جب کہ امریکہ کی جانب سے کیے گئے اقدامات غیر منطقی ہیں۔"

قابل ذکر ہے کہ چین اور امریکہ کی لڑائی 2 اپریل کو امریکہ کی جانب سے جاری کی گئی ٹیرف لسٹ کے بعد سے ہی شروع ہوگئی تھی۔ اس لسٹ میں چین کے اوپر 34 فیصد کا ٹیرف عائد کیا گیا تھا، چین نے اس کے جواب میں 34 فیصد جوابی ٹیرف عائد کر دیا۔ چین کے اس فیصلے کے بعد ٹرمپ انتظامیہ نے بقیہ تمام ممالک کو ٹیرف میں چھوٹ دے دی لیکن چین کے اوپر 104 فیصد کا ٹیرف عائد کر دیا۔ چین نے بھی جواب میں امریکہ کے اوپر گزشتہ ٹیرف میں 50 فیصد کا اضافہ کر کے اسے 84 فیصد کر دیا۔

راجدھانی دہلی میں بھی بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر لگے گا جرمانہ

نئی دہلی، (ایجنسی) دہلی میں بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ دہلی پولیس نے لاؤڈ اسپیکر کیلئے نئے اصول جاری کیے ہیں، جس کے مطابق مذہبی مقامات سمیت سبھی جگہوں پر مقررہ ڈیسی بل (ڈی بی) حد پر عمل کرنا لازمی ہوگا۔ ساتھ ہی بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے، جس کی خلاف ورزی پر سخت جرمانہ لگایا جائے گا۔ نئے ضوابط میں صنعتی، رہائشی اور سائلنٹ زون کیلئے الگ الگ صوتی حدیں مقرر کی گئی ہیں۔ ٹینٹ ہاؤس سے بھی لاؤڈ اسپیکر لینے کیلئے پولیس کی اجازت لازمی ہوگی۔ پولیس کے ذریعہ جاری ہدایت میں بتایا گیا ہے کہ عوامی مقامات پر آواز کی سطح زیادہ سے زیادہ 10 ڈی بی (اے) تک ہی محدود ہوگی۔ ذاتی ملکیت والے صوتی سسٹم کی آواز مقررہ حد سے 5 ڈی بی (اے) سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ ہدایت میں انڈسٹریل ایریا میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 75 ڈی بی آواز کی اجازت اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 70 ڈی بی آواز کا پیمانہ طے کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ رہائشی علاقوں میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 55 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، اور رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک 45 ڈی بی آواز کی سطح مقرر کی گئی ہے۔ سائلنس زون میں صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک 50 ڈی بی آواز کی اجازت ہوگی، جبکہ رات 10 بجے سے صبح 6 بجے تک آواز کی حد 40 ڈی بی مقرر کی گئی ہے۔ دہلی پولیس کے ذریعہ جاری حکم میں کہا گیا ہے کہ سبھی ٹینٹ، لاؤڈ اسپیکر اور جنریٹر فراہم کرنے والوں کو واضح ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ مقامی پولیس کی تحریری اجازت کے بغیر صارفین کو سامان نہ دیں۔ ضلع ڈی سی پی کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ایسے سامان مہیا کرانے والے ضوابط پر عمل کریں اور ایسا نہ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔ دہلی پولیس نے اصول توڑنے والوں کیلئے جرمانہ بھی طے کیا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر پبلک ایڈریس سسٹم کے نامناسب استعمال پر 10 ہزار روپے کا جرمانہ اور سامانوں کی ضبطی ہوگی۔ ڈی جی سیٹس (جنریٹر سیٹس) پر حدِ اصول کے مطابق جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ 1000 کے وی اے سے زیادہ پر 100000 روپے، 1000-62.5 کے وی اے پر 25 ہزار روپے، 32.5 کے وی اے تک پر 10 ہزار روپے اور آواز پیدا کرنے والے سامانوں کے استعمال پر جرمانہ 50000 روپے اور سامانوں کی ضبطی یا سیلنگ ہوگی۔ پٹاخوں پر طے حد کے باہر پھوڑنے کی صورت میں کارروائی ہوگی، جبکہ مذہبی تقاریب، شادی یا ریلی میں احکام کی خلاف ورزی پر 10 ہزار روپے (رہائشی) اور 20 ہزار روپے (سائلنس زون) کا جرمانہ بھرنا ہوگا۔

لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
Friday 18 April, 2025
EDITORIAL/ARTICLE
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

اداریہ/مضامین

حدیث نبوی ﷺ

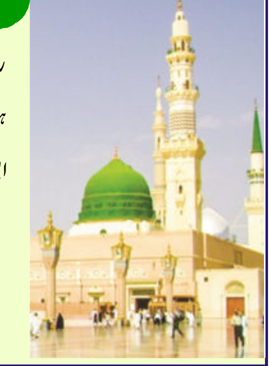

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔(صحیح مسلم بروایت حضرت ابوہریرہؓ)

سورۃ العنکبوت: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

انسان کے اندرون کی آواز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سے کائنات میں پائے جانے والی تمام چیزوں کے متعلق پوچھا جائے کہ یہ سب کس نے بنایا اور کون چلا رہا ہے یہ ساری چیزیں کس کے قبضہ میں رہ کر اپنا کام انجام دے رہی ہیں، رزق کا کشادہ کرنا اس میں تنگی کردینا، آسمان سے پانی کا برسنا، مردہ پڑی زمین کا جی اٹھنا، وغیرہ ان ساری حقیقتوں کے بارے میں سوال کیا جائے تو انکی زبان پر ضرور یہی کلمہ ہوگا ''اللہ'' ان سب کا مالک اللہ ہی ہے تو حمد وتعریف کا مستحق بھی صرف وہی اللہ ہے۔ پھر تم کدھر سے دھوکہ کھا رہے ہو، مگر اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ ایک اہم بات یہ کہ مسلمانوں کو ایک تسکین اور ہمت افزائی کی انتہا فرمادی اور بتادیا گیا کہ **وَالذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا** جولوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے۔ انھیں ہم اپنے راستے دکھائینگے۔یعنی جولوگ راہ حق پر چلتے ہوئے دنیا بھر میں اپنے لیے خطرات مول لیتے ہیں، انہیں اللہ تعالی حالات کے رحم وکرم پر ہرگز نہیں چھوڑتا بلکہ ان مشکل حالات میں دستگیری ورہنماء فرماتے رہتا ہے اور ہر موڑ وقدم قدم پر پشت پناہ بن کر نصرت واعانت کا معاملہ فرماتا ہے، کیونکہ وہ اپنے نیک وکار بندوں کا بہت قدرداں ہے۔

اس مکی سورہ میں 7 رکوع اور 69 آیات آئے ہیں، اس کا نام ''العنکبوت'' اس کی آیت کریمہ (41) **مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰہ اولیائی کَمَثَلِ العنکبوت** سے ماخوذ ہے۔

حسن، عکرمہ، عطا اور جابر رحمہم اللہ کے نزدیک یہ ساری سورہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔اس کی آیات 56 تا 60 سے یہ بات صاف طور پر مترشح ہوتی ہے کہ یہ سورت ہجرت حبشہ سے کچھ پہلے نازل ہوئی تھی۔ اگر ہم اس سورت کو غور وفکر اور پوری توجہ اس کی طرف کرتے ہیں تو یقینا ہمیں احساس ہوجائے گا کہ اس کے نزول کے وقت مسلمانوں پر بڑے شدید مصائب کا دور دورہ تھا۔ ایک طرف کفار کی مخالفت پوری شباب پر تھی تو دوسری جانب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ایمانداروں پر کفار کی طرف سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے تھے۔اس سورت میں جہاں پر صادق الایمان لوگوں کی ہمت بڑھانے اوران کے اندرعزم اوراستقامت پیدا کرنے کیلئے فرمان حق تعالی ہوا وہیں پر ان لوگوں کی تربیت کا سامان کردیا گیا جو اپنے اندر کمزوریاں رکھتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ کفار مکہ کو بھی سخت طریقہ سے آگاہ کردیا گیا کہ اپنے حق میں اس انجام کو دعوت نہ دو جو عداوت حق کا طریقہ اختیار کرنے والے ہر زمانے کے لوگ دیکھتے رہے ہیں۔ایک خاص بات جو اس سورت میں ہمیں ملتی ہے وہ یہ کہ جو نوجوان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر ایمان لاچکے تھے،ان کے سامنے کچھ سوالات آرہے تھے، جسکا جواب اس سورہ کی آیت کریمہ 8 میں دیا گیا۔ یعنی جولوگ مسلمان ہوچکے تھے ان کے مشرک والدین کی طرف سے ان پر یہ زور ڈالا جارہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ چھوڑ دو۔ (دین حق سے کنارہ کش ہوجاؤ) اور ہمارے ہی دین پر قائم رہو۔

یہ امر بھی غور طلب ہے کہ مشرک والدین کی طرف سے قرآن ہی کا حوالہ دے کر یہ کہا جاتا تھا کہ دیکھو قرآن میں بھی تو یہ لکھا ہے کہ والدین کی نافرمانی نہ کرنا حقوق میں والدین کا حق سب سے زیادہ ہے۔ اگر تم ہماری بات کو نہ مان کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ دیتے رہو گے تو تم اپنے ایمان کے خلاف کررہے ہو۔اس کا بھرپور جواب آیت کریمہ 8 میں دیا کہ ...

''ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے (معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر''۔

(اس آیت کریمہ کے شان نزول کے سلسلہ میں) مسلم، ترمذی، احمد، ابوداؤ اور نسائی کی روایت ہے کہ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ 18، 19 سال کے تھے جب اُنھوں نے اسلام قبول کیا۔ ان کی ماں حمنہ بنتِ سفیان بن اُمیہ (ابوسفیان کی بھتیجی) کو جب معلوم ہوا کہ بیٹا مسلمان ہوگیا ہے تو اس نے کہا جب تک تو محمدؐ کا انکار نہ کرے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی، نہ سائے میں بیٹھوں گی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس پر سخت پریشان ہوئے (یہاں تک کہ اپنی ماں کی محبت میں انکا منہ کھولکر لقمہ کھلاتے بالآخر) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ماجراعرض کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کفار مکہ کو اپنے بے شمار خداؤں پر بڑا گھمنڈ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ جب اتنے خدا ہماری پشت پناہی کرنے کیلئے موجود ہیں تو ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک خدا سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مادی وسائل کی بھی ان کے ہاں کمی نہ تھی۔ وہ کعبہ کے متولی اور خدمت گار تھے سب قبائل ان کی دل سے عزت کرتے تھے اور کسی ہنگامی موقع پر انکے ادنیٰ اشارہ پر شمشیر بکف میدان میں آنے کیلئے تیار تھے۔ شجاعت ومردانگی اور جنگی مہارت میں بھی ان کا جواب نہ تھا۔ ان حالات کے پیش نظر انھیں اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی تشویش نہ تھی وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کا قلعہ اتنا مستحکم اور محفوظ ہے کہ اس پر کوئی یلغار کارگر ثابت نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں کہ اے حبیب! انکے یہ سارے آسرے انکے یہ سارے سہارے مکڑی کے جالے کی مانند ہیں اور تمام گھروں سے کمزور ترین گھر مکڑی کا گھر ہی ہے جو ایسے کمزور اور بودے گھر میں بستا ہو اور پھر قہر خداوندی کی بجلیوں کو دعوت دے رہا ہو۔ اس سے زیادہ احمق کوئی اور ہوسکتا ہے۔ (ضیاء القرآن از پیر محمد کرم شاہ الازھری)

مولانا سید ابوالاعلی مودودی نے اسکی دلنشیں تشریح یوں فرماکہ ''اوپر جتنی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب شرک میں مبتلا تھیں اور اپنے معبودوں کے متعلق ان کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ ہمارے حامی ومددگار اور سرپرست (Guardians) ہیں، ہماری قسمتیں بنانے اور بگاڑنے کی قدرت رکھتے ہیں، ان کی پوجاپاٹ کرکے اور انہیں (خوش کرکے) جب ہم ان کی سرپرستی حاصل کرلیں گے تو یہ ہمارے کام بنائیں گے اور ہم کو ہر طرح کی آفات سے محفوظ رکھیں گے۔ لیکن جیسا کہ اوپر کے تاریخی واقعات میں دکھایا گیا ہے، ان کے یہ تمام عقائد و اوہام اس وقت بالکل بے بنیاد ثابت ہوئے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بربادی کا فیصلہ کردیا گیا۔ اس وقت کوئی دیوتا، کوئی اوتار، (کوئی کارساز)، کوئی روح اور کوء جن یا فرشتہ، جسے وہ پوجتے تھے، ان کی مدد کو نہ آیا اور اپنی باطل توقعات کی ناکامی پر کف افسوس ملتے ہوئے وہ سب پیوند خاک ہوگئے۔ ان واقعات کو بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ مشرکین کو متنبہ کررہا ہے کہ کائنات کے حقیقی مالک وفرمانروا کو چھوڑ کر بالکل بیاختیار بندوں اور سراسر خیالی معبودوں کے اعتماد پر جو توقعات کا گھروندا تم نے بنا رکھا ہے اس کی حقیقت مکڑی کے جالے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ جس طرح مکڑی کا جالا ایک انگلی کی چوٹ بھی برداشت نہیں کرسکتا اسی طرح تمہاری توقعات کا یہ گھروندا بھی خدائی تدبیر سے پہلا تصادم ہوتے ہی پاش پاش ہوکر رہ جائے گا۔ یہ محض جہالت کا کرشمہ ہے کہ تم اوہام کے اس چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ حقیقت کا کچھ بھی علم تمہیں ہوتا تو تم ان بے بنیاد سہاروں پر اپنا نظام حیات کبھی تعمیر نہ کرتے۔ حقیقت بس یہ ہے کہ اختیارات کا مالک اس کائنات میں ایک رب العالمین کے سوا کوئی نہیں ہے اور اسی کا سہارا وہ سہارا ہے جس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ **فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ فقد استمسک بالعزوۃ الوثقی لاانضام لھا واللّٰہ سمیع علیم** (البقرہ۔آیت 256) "جو طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے وہ مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے"۔ (تفہیم القرآن سورہ عنکبوت) آیت 44 میں اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بارے میں عمومی بات تو یہ بتائی کہ یہ سب یوں ہی نہیں بلکہ حق کے ساتھ پیدا کیا ہے یعنی عبث اور بے مقصد نہیں ہے، اسطرح مشرکین کو دعوت فکر دینے کے بعد آگے اہل ایمان کا ذکر ہوتا ہے جو توحید باری تعالی کی نعمت سے سرفراز ہوئے ہیں یہ اسی واضح نشانی ودلیل نے انہیں راہ راست تک پہنچادیا، لہذا اللہ تعالی کی قدرت کو جانو اسکی نعمتوں کی قدر کروا اپنے خیرخواہ (نبی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت چھوڑ کر ایک ہی مالک، اللہ تعالی کو اپنا معبود بنالو اسکے سوائے کوء عبادت کے لائق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔! بندے مومن کے لیے ہر وقت جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس جانب بظاہر نبیؐ سے خطاب فرماتے ہوئے مسلمانوں کو متوجہ فرمایا گیا کہ اللہ نے جو کتاب بزریعہ وحی (اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) اتاری ہے۔

اسکی تلاوت کی جائے اور دوسرا حکم یہ دیا گیا کہ ''واقم الصلوۃ''، نماز قائم کریں۔ یعنی تلاوت قرآن احکام الٰہی کو سمجھنے اور نصیحت لیتے رہنے کے لئے اشد ضروری اور نماز کی پابندی قرب الٰہی کے لیے لازمی قرار دیا چونکہ جب بندہ اللہ کا قرب حاصل کرنے نماز پڑھے گا تو اللہ تعالی اسے تمام فحش اور برے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ الغرض ہر وقت یادالٰہی سے اہل ایمان کی پوری زندگی ہدایت کی روشنی سے منور رہتی ہے۔ اس سور عنکبوت میں ہمیں یہ بات بھی ملتی ہے کہ، مشرکین مکہ انکار حق کرتے ہوئے معجزے، نشانیاں طلب کرتے ہیں حلانکہ انہیں اللہ کی کتاب پڑھ کر سنائی جارہی ہے۔ جو سراسر رحمت ونصیحت ہے ایمان لانے والوں کے لیے۔ اور حق قبول کرنے والوں کے لیے تو یہ بہت بڑا معجزہ ہی تو ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہوکر بھی کتاب اللہ کی تعلیم دے رہے ہیں جو یہ آپکی رسالت کی سچاء کی واضح شہادت اور دلیل ہے۔۔۔! اس سورت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ اگر ظلم وستم ناقابل برداشت ہوجائے تو ایمان چھوڑنے کے بجائے اپنے گھر بار چھوڑ دو، بندگی رب بجالانے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے خدا کی زمین بہت بڑی ہے لہٰذا جہاں بھی خدا کی بندگی کرسکتے ہو وہاں چلے جاؤ، سورت کے آخر میں اس حقیقت کی یاد دہانی بھی کرواء گء کہ ہر متنفس کو موت کا مزاہ چکھنا اور اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانا ہے اب ہر آدمی یہ فیصلہ کرلے کہ وہ مرکر اپنے مالک کی طرف جائے گا تو اسکے پاس ''جان پر قربان کیا ہوا ایمان'' ہوگا یا ''ایمان پر قربان کی ہوء جان''؟

انسان کے اندرون کی آواز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان سے کائنات میں پائے جانے والی تمام چیزوں کے متعلق پوچھا جائے کہ یہ سب کس نے بنایا اور کون چلا رہا ہے یہ ساری چیزیں کس کے قبضہ میں رہ کر اپنا کام انجام دے رہی ہیں، رزق کا کشادہ کرنا اس میں تنگی کردینا، آسمان سے پانی کا برسنا، مردہ پڑی زمین کا جی اٹھنا، وغیرہ ان ساری حقیقتوں کے بارے میں سوال کیا جائے تو انکی زبان پر ضرور یہی کلمہ ہوگا ''اللہ'' ان سب کا مالک اللہ ہی ہے تو حمد وتعریف کا مستحق بھی صرف وہی اللہ ہے۔ پھر تم کدھر سے دھوکہ کھا رہے ہو، مگر اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ ایک اہم بات یہ کہ مسلمانوں کو ایک تسکین اور ہمت افزائی کی انتہا فرمادی اور بتادیا گیا کہ **وَالذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا** جولوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے۔ انھیں ہم اپنے راستے دکھائینگے۔یعنی جولوگ راہ حق پر چلتے ہوئے دنیا بھر میں اپنے لیے خطرات مول لیتے ہیں، انہیں اللہ تعالی حالات کے رحم وکرم پر ہرگز نہیں چھوڑتا بلکہ ان مشکل حالات میں دستگیری ورہنماء فرماتے رہتا ہے اور ہر موڑ وقدم قدم پر پشت پناہ بن کر نصرت واعانت کا معاملہ فرماتا ہے، کیونکہ وہ اپنے نیک وکار بندوں کا بہت قدرداں ہے۔

خطیب مسجد صالحہ قاسم
وسینئر کالم نگار حیدرآباد
فون:9849099228

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

وقف قانون: ملک کے سیکولر کردار پر سوالیہ نشان؟

ہندوستان کی عظیم الشان جمہوریت کی بنیاد جن اقدار پر رکھی گئی، ان میں مذہبی آزادی، مساوات اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ان ہی اصولوں کی روشنی میں ہندوستانی آئین نے نہ صرف مذہب کی آزادی دی بلکہ مذہبی اداروں کو اپنے معاملات چلانے کا حق بھی عطا کیا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 ان آئینی روحوں پر ایسا کاری وار ہے جس سے نہ صرف مسلمانان ہند کے مذہبی تشخص کو چوٹ پہنچی ہے بلکہ ملک کے سیکولر کردار پر بھی ایک گہرا سوالیہ نشان ثبت ہوگیا ہے۔

یہ قانون، جو 5 اپریل 2025 کو صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی منظوری کے بعد نافذ ہوا، ابتدا ہی سے شدید عوامی ردعمل کا مرکز بن گیا۔ آج ملک کے ہر شہر، قصبے اور گاؤں میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ انصاف پسند سیکولر غیر مسلم بھی اس قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کررہے ہیں۔ یہ احتجاج صرف ایک مذہبی طبقے کی مزاحمت نہیں بلکہ جمہوریت کے اس بنیادی اصول کی دہائی ہے کہ ریاست کو مذہبی اداروں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا کوئی اختیار نہیں۔ اسی مخالفت کے پس منظر میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، جمعیۃ علماء ہند، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر وممبر پارلیمنٹ اسدالدین اویسی، دہلی کے ایم ایل اے امانت اللہ خان، سماج وادی پارٹی کے رہنما ضیاء الرحمن برق، ترنمول کانگریس کی مہوا موئترا اور دیگر کئی سرکردہ سیاسی ومذہبی شخصیات اور تنظیموں نے اس قانون کے خلاف یکے بعد دیگرے سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ یہ درخواستیں اپریل 2025 کے اوائل میں داخل کی گئیں۔ یہ درخواتیں وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کے آئینی جواز کو چیلنج کرتی ہیں اور اس بات پر زور دیتی ہیں کہ یہ قانون نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی حقوق بلکہ آئینی بنیادی حقوق جو آرٹیکل 14 (مساوات)، 25 (مذہبی آزادی)، 26 (مذہبی اداروں کے انتظام کا حق) اور 300-A (حق ملکیت) میں دیے گئے ہیں، کی صریح خلاف ورزی ہے۔

سپریم کورٹ میں آج سے اس مقدمے کی باقاعدہ سماعت چیف جسٹس آف انڈیا جناب سنجیو کھنہ، جسٹس سنجے کمار اور جسٹس کے وی وشواناتھن پر مشتمل تین رکنی بنچ کے روبرو جاری ہے۔ عدالت نے ابتدائی سماعت میں ہی کئی اہم نکات پر سنجیدہ سوالات اٹھا دیے۔ 'یوزر کے ذریعہ وقف' کے تصور کو کالعدم قرار دینے پر عدالت نے حیرت اور تشویش کا اظہار کیا اور وقف بورڈ میں غیر مسلم ارکان کی شمولیت پر بھی شدید سوالات کیے۔ چیف جسٹس کا یہ جملہ کہ کیا آپ مسلمانوں کو ہندو ٹرسٹ بورڈ کا حصہ بننے دیں گے؟ نہ صرف آئینی منطق پر مبنی تھا بلکہ ریاست کے دوہرے رویے کو آئینہ دکھانے کے مترادف بھی تھا۔ کپل سبل، راجیو دھون اور ابھیشیک منو سنگھوی جیسے ممتاز وکلا نے جس دانشمندی، وسعت نظر اور آئینی بصیرت کے ساتھ عدالت میں دلائل دیے وہ نہ صرف مسلمانوں کے موقف کی تقویت ہیں بلکہ ہندوستان کے آئینی تناظر میں ایک رہنما روشنی بھی۔ وقف کی املاک، جن کی تعداد لاکھوں میں ہے، محض زمین کے قطعات نہیں، بلکہ مسلمانوں کے ایمان، تاریخ، تہذیب اور خدمت خلق کے تسلسل کی علامت ہیں۔ ان پر اگر ریاست نے اپنے پنجے گاڑنے کی کوشش کی تو یہ نہ صرف آئینی انحراف ہوگا بلکہ ایک ایسے زخم کا آغاز ہوگا جو ملک کی اجتماعی روح کو مجروح کردے گا۔ وقف، ایک ایسا ادارہ ہے جس کی جڑیں صدیوں پرانی روایات اور مذہبی شعائر میں پیوست ہیں۔ اس کی بنیاد نیکی، ایثار اور خدمت خلق پر ہے اور اسی بنیاد پر لاکھوں املاک نے اپنی حیثیت وقف کی صورت میں پائی ہے۔ اکثر ان املاک کے پاس نہ کوئی سیل ڈیڈ ہے اور نہ ہی جدید قانونی دستاویزات، بلکہ صرف اور صرف نسلوں پر محیط مذہبی استعمال کی شہادتیں ہیں۔

ترمیمی قانون میں سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ وقف کو 'یوزر' یعنی صارف کے ذریعہ تسلیم کرنے کی روایت کو سرے سے خارج کردیا گیا ہے۔ صدیوں سے جو جائیدادیں مساجد، مدارس، قبرستان یا درگاہوں کی صورت میں مذہبی استعمال میں رہی ہیں، انہیں صرف اس لیے وقف نہ ماننا کہ ان کے پاس جدید قانونی کاغذات نہیں، ایک بے رحمانہ عمل ہے۔ اس سے نہ صرف لاکھوں جائیدادیں خطرے میں پڑ سکتی ہیں بلکہ فرقہ وارانہ کشیدگی بھی جنم لے سکتی ہے، جیسا کہ حالیہ مہینوں میں کچھ ریاستوں میں دیکھنے میں آیا۔ اسی پر بس نہیں، بلکہ اس ایکٹ کے تحت کلکٹر جیسے ایگزیکٹو افسران کو وقف املاک کے تعین، تحفظ اور اختیار دیے گئے ہیں، جو نہ صرف عدالتی عمل سے تجاوز ہے بلکہ انتظامی زیادتیوں کو دعوت دینے کے مترادف بھی ہے۔ یہ اقدام اس اصول کے بالکل برعکس ہے کہ مذہبی معاملات کو خود مذہبی برادری کی نگرانی میں ہونا چاہیے، نہ کہ ریاستی افسران کے ماتحت۔ یقینا سپریم کورٹ کی یہ سماعت ایک ابتدائی قدم ہے، لیکن اس نے یہ اشارہ ضرور دے دیا ہے کہ ملک کے دستور کی نگہبانی کرنے والے ادارے ابھی پوری طرح بیدار ہیں۔ امید کی جانی چاہیے کہ عدالت عظمیٰ مذہبی آزادی، خودمختاری اور مساوات کے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے ایک ایسا فیصلہ دے گی جو نہ صرف وقف املاک کو تحفظ فراہم کرے گا بلکہ ہندوستان کی تکثیریت، جمہوریت اور آئینی وفاداری کا پرچم بھی بلند رکھے گا۔ یہ مقدمہ اب محض وقف کا نہیں، یہ ہندوستان کی روح کا مقدمہ ہے۔

جرأت و بیباکی سے محروم بھارتی مسلمان

عبدالغفار صدیقی

جرأت و بیباکی ایک مومن کی شان اور ایمان کی پہچان ہے۔ مومن صرف اللہ پر یقین رکھتا ہے اور اسی کے سامنے جھکتا اور اسی سے خوف کھاتا ہے۔ اس کا کامل ایمان ہوتا ہے کہ رزق کی کنجیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ عزت و ذلت وہی دینے والا ہے۔ مگر افسوس اس دعوائے ایمان کے بعد بھی ہم سچ بات کہنے سے باز رہتے ہیں۔ ہم چپ رہ کر ظلم کی تائید کرتے ہیں۔ جب کہ ہماری دینی، شرعی اور ایمانی ذمہ داری ہے کہ نہ خود ظلم کریں اور نہ ظلم سہیں۔

اسلام واحد دین ہے جو انسانوں کو حقیقی آزادی عطا کرتا ہے۔ وہ اس پر خیر وشر کے راستے واضح کرنے کے بعد یہ اختیار دیتا ہے کہ جس راستے کو اپنے لیے مناسب سمجھے قبول کرلے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے شورائیت کا تعارف پیش کیا اور پیغمبر کو ہدایت کی کہ مسلمانوں کے معاملات باہمی مشاورت سے انجام دیے جائیں۔ اس ضمن میں نبی اکرم ﷺ نے مشورے کے آداب اور اس کی قانونی حیثیت سے آگاہ کیا۔ ایک قدم آگے بڑھ کر اسلام نے ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے اور ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے کو عبادت قرار دیا۔ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے کو افضل جہاد سے تعبیر کیا۔ اسی کے ساتھ عملاً ایک ایسی سوسائٹی قائم کی جس میں لوگ آزادانہ اپنی رائے کا اظہار کرسکتے تھے۔ ایک دوسرے سے سوال کرسکتے تھے۔ یہاں تک امرائے سلطنت اور ریاست کے امیر المومنین سے باز پرس کا بھی حق رکھتے تھے۔ حضرت عمرؓ سے جلیل القدر صحابی سے ایک کمزور عورت سوال جواب کرسکتی تھی، نہ اسے ریاست کی طرف سے کسی ایذا رسانی کا خوف تھا اور نہ امیر المومنین کے حاشیہ برداروں کی جانب سے۔ یہ مسلمانوں کا زریں اور سنہرا دور تھا۔ مسلمان ہر طرف فتح کا علم لہرا رہے تھے۔ دنیا جوق در جوق انسانوں کی غلامی سے کنارہ کشی کرکے ایک اللہ کی غلامی اختیار کررہی تھی، الہٰ واحد کی غلامی نے دنیا کو ہزاروں خداؤں کی غلامی سے نجات دے کر حقیقی آزادی سے روشناس کردیا تھا۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اسلامی دنیا کے برعکس ہر طرف غلامی تھی۔ انسان برائے خرید وفروخت میسر تھے، ان کی منڈیاں تھیں، انھیں بولنے اور لب کھولنے کی اجازت نہ تھی، کسی نے حاکم وقت کے خلاف لب کشائی کی جرأت کی تو اسے ایسی اذیت ناک سزا دی جاتی تھی کہ باقی لوگ چپ رہ کر ظلم برداشت کرنے میں عافیت سمجھتے تھے۔ اقتدار وقت کے سامنے کھڑے ہونا، ناقابل معافی جرم تھا۔ انسانوں کے بالمقابل جانوروں کے حقوق زیادہ تھے۔ انھیں کم ازکم ان کی پسند کا چارہ تو میسر تھا۔

لیکن جب سے مسلمان غلام ہوئے ان کے اندر پست ہمتی اور بزدلی نے بسیرا کرلیا یا یوں کہیے کہ جب سے انھوں نے حق گوئی اور صاف گوئی کو ترک کردیا اور انھوں نے اپنے حکمرانوں، رہنماؤں، مرشدوں، ائمہ وعلماء سے سوال کرنا بند کردیا، ظلم پر خاموشی اختیار لی وہ غلام ہوگئے۔ آج مسلم معاشرے کے اندر یہ مجال نہیں کہ وہ کسی بڑے کی غلط بات کو غلط کہہ سکے۔ مسلمان اگر سرکاری یا غیر سرکاری دفاتر میں ملازم ہیں تو اپنے آفیسر کے سامنے لب کشائی کی جرأت نہیں کرسکتے۔ وہ اس کے پیچھے اسے مغلظات بک سکتے ہیں، مگر سامنے دم ہلاتے رہتے ہیں۔ وہ اگر کہیں مزدور ہیں تو اپنی اجرت مانگنے کے لیے بھی سو بار سوچتے ہیں۔ یہ صورت حال اس وقت مزید تشویشناک ہوجاتی ہے جب ہم دین داروں اور دینی اداروں میں یہ رویہ دیکھتے ہیں۔ عوام کے مالی تعاون سے چلائے جانے والے ننانوے فیصد اداروں میں چنگیزانہ تانا شاہی پائی جاتی ہے۔ مگر کوئی حکمت کے نام پر خاموش ہے کوئی مصلحت کے نام پر۔ کوئی اپنی عزت بچانے کے چپ ہے تو کوئی آبروئے قوم کی دہائی کے نام پر لب سیئے بیٹھا ہے۔ کوئی اکابر کے احترام میں خاموش ہے تو کوئی اپنے شاگرد کی بدعنوانیوں کو شفقتاً برداشت کررہا ہے۔ ہر طرف بدعنوانیاں ہیں، مگر ہر طرف گہرا سناٹا ہے۔ مسجد کا امام جو بے چارہ سب کا نوکر ہوتا ہے، جب وہ ممبر پر بیٹھ کر تقریر کرتا ہے تو چاہے کتنے ہی بے سروپا باتیں کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں۔ کوئی عالم اپنے وعظ میں جھوٹے قصے سنائے اس سے کوئی سوال کرنے والا نہیں، مدرسین زیادتی کریں تو طلبہ خاموش اور انتظامیہ زیادتی کرے تو اساتذہ مہر بلب۔ اس لیے کہ انھیں اپنی نوکری جانے کا خطرہ ہے۔ یہ اظہار بے بسی کا سبق جو ہماری تعلیم گاہوں میں پڑھایا جاتا ہے وہی آگے چل کر قوم میں بزدلی پیدا کرتا ہے۔

جب ہم اپنے علماء، اپنے اساتذہ کے سامنے حق گوئی کی ہمت نہیں رکھتے تو اپنے سیاسی لیڈروں، سرکاری آفیسران اور حکومت کے ذمہ داران کے سامنے کس طرح لب کشائی کرسکتے ہیں۔ جب ہم مدرسہ کے مہتمم سے حساب مانگتے ہوئے ڈرتے ہیں تو گاؤں کے پردھان، شہر کے چیرمین، اسمبلی اور پارلیمنٹ میں براجمان عوامی نمائندوں سے حساب کس طرح مانگ سکتے ہیں۔ جب ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہوئے گھبراتے ہیں تو کمزوروں کے حقوق کی جنگ کس طرح لڑ سکتے ہیں۔ ہماری بچیاں اپنے والدین سے دل کی بات بھی نہیں کہہ سکتیں تو وہ کسی ظالم کے سامنے کیسے بولیں گی؟ یہی وجہ ہے کہ ہم ہر روز پستی کی طرف دھکیلے جارہے ہیں۔ بھارتی مسلمان اپنے آئینی حقوق کی بازیابی کے لیے بھی اغیار کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ احتجاجی جلوس بھی خوف کے مارے ماتمی جلوس کی شکل میں نکالے جارہے ہیں۔ کسان اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر بیٹھ گئے، ان کے لیڈران اپنی فیملی کے ساتھ شمبھو بارڈر پر آکر جم گئے، ان کو ہٹانے، منانے اور خریدنے کی کوششیں ہوئیں مگر وہ اپنے مطالبات سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹے، جس کا نتیجہ ہے کہ MSP کا کالا قانون ٹھنڈے بستہ کی نذر ہوگیا، شاہین باغ میں خواتین نے ہمت دکھائی تو NRC ابھی تک اپنا اصلی رنگ نہیں دکھاسکی۔ کل بابری مسجد داؤں پر تھی، ہم نہیں بچاسکے، پھر طلاق بل پاس ہوا، ہم اسے واپس کرانے میں ناکام رہے، آج ہمارے سامنے وقف بل ہے۔ کیا جرأت و بیباکی سے محروم بھارتی مسلمان اور مصلحت کوشی کی چادر اوڑھے ہوئے رہنمایان دین وملت اسے واپس کراسکیں گے؟ کیا وہ مہینوں تک دھرنے پر بیٹھیں گے؟ کیا وہ سر کٹائیں گے؟ ابھی تک جو حالات ہیں ان سے نہیں لگتا کہ مسلمانوں کی آواز اس بل کو واپس کراسکتی ہے۔

جرأت و بیباکی ایک مومن کی شان اور ایمان کی پہچان ہے۔ مومن صرف اللہ پر یقین رکھتا ہے اور اسی کے سامنے جھکتا اور اسی سے خوف کھاتا ہے۔ اس کا کامل ایمان ہوتا ہے کہ رزق کی کنجیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ عزت و ذلت وہی دینے والا ہے۔ مگر افسوس اس دعوائے ایمان کے بعد بھی ہم سچ بات کہنے سے باز رہتے ہیں۔ ہم چپ رہ کر ظلم کی تائید کرتے ہیں۔ جب کہ ہماری دینی، شرعی اور ایمانی ذمہ داری ہے کہ نہ خود ظلم کریں اور نہ ظلم سہیں۔ بقول شاعر

چپ رہنا تو ہے ظلم کی تائید میں شامل
حق بات کہو جرأت اظہار نہ بیچو
کچھ نہ کہنے سے بھی چھن جاتا ہے اعجاز سخن
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

جب بچے اپنے والدین سے، شاگرد اپنے استاذ سے، مقتدی اپنے امام سے، اساتذہ اپنے مہتمم یا ناظم سے، کوئی استفسار کا حق نہیں رکھتے یا وہ اپنے حق کا استعمال نہیں کرسکتے تو آپ کیسے امید کریں گے کہ وہ ظالم حکمرانوں کے سامنے سینہ سپر ہوسکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بلڈوزر آتا ہے، اس کے ساتھ کچھ پولس کے لوگ ہوتے ہیں اور ہمارا مدرسہ توڑ کر چلا جاتا ہے۔ کوئی اس بلڈوزر کے سامنے لیٹنے کی ہمت نہیں جٹا پاتا۔ کوئی ہمت کرے بھی کیوں؟ اس کا کوئی دوسرا ساتھ نہیں دیتا۔ اسی کو الٹا بے وقوف ٹھہرا دیا جاتا ہے۔ ہمارے درمیان اس قدر اختلافات ہیں کہ عدم تعاون کا کوئی نہ کوئی بہانہ مل ہی جاتا ہے۔ کہیں برادری، کہیں مسلک اور کہیں جماعت کا اختلاف ہمیں یکجا نہیں ہونے دیتا۔

میں سمجھتا ہوں کہ غلط کو کہنے کی ابتداء گھر سے کیجیے۔ بڑوں کا ادب واحترام اپنی جگہ لیکن غلط کو غلط کہنے کی ہمت کیجیے۔ البتہ بات کہنے کے سلیقے اور آداب کو ملحوظ رکھیے۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں شورائی نظام نافذ کریں۔ سچ بولنے پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ اس سے آگے بڑھ کر تعلیم گاہوں میں طلبہ کو ظلم سہنے کے بجائے ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کی تربیت دی جائے۔ وعظ کی محفلوں میں سامعین کو کی گئی تقریر پر نقد وجرح کا موقع دیا جائے۔ ہر امام، ہر امیر، ہر حاکم خواہ وہ گرام پردھان ہو یا چیرمین، یا مسلمانوں کے کسی امور کا نگراں ہو، اپنی شخصیت کو ہمیشہ تنقید کے لیے پیش کرتا رہے۔ اپنے گرد چاپلوس منافقین کے بجائے صاف بات کہنے والے مخلصین کو جمع کرے۔ تعریف پر خوش نہ ہو، بلکہ تنقید پر خوش ہو۔ جماعتوں، تنظیموں اور اداروں میں بھی شفافیت پیدا کرنے اور اپنے ماتحت افراد کو سوال کرنے کا حق دینے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے بڑوں سے وہ بات معلوم کرنے میں شرم و جھجک اور بزرگی کو حائل نہ ہونے دے جسے وہ نہیں جانتا یا جس کے بارے میں وہ کنفیوز ہے۔ اپنے مخالف کو بات کہنے کا موقع دیا جائے، اگر اس کے پاس مضبوط دلائل ہوں تو اس کی بات تسلیم کی جائے۔ رزق کے خوف سے زبانوں پر تالے لگالینا یا غلط بات کی تائید میں سر ہلادینا منافقت ہے، یاد رکھیے زندگی، موت، عزت، ذلت، تنگی و کشادگی کا مالک اللہ ہے۔ ظلم پر خاموش رہ کر تھوڑی سی دنیا مل بھی گئی تو آخرت کا عذاب بڑا دردناک ہے۔ تاریخ میں جن لوگوں نے اظہار حق کا فریضہ انجام دیا وہ سرخ رو ہوئے۔ آج دنیا ان کا نام عقیدت واحترام سے لیتی ہے۔ شیر کی ایک دن کی زندگی، گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے۔

9897565066

لڑکیوں کی دینی وعصری تعلیم ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے: سعید اللہ ندوی

لکھنؤ، (پریس ریلیز):
"بچیاں قوم وملت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ ان کی دینی و اخلاقی تربیت کے ساتھ عصری تعلیم سے آراستہ کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔" ان خیالات کا اظہار جامعۃ الحسنات للبنات، دوبگا (لکھنؤ) کے بانی و ناظم ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی نے نئے تعلیمی سال کے آغاز پر جاری اپنے بیان میں کیا۔ ڈاکٹر ندوی نے کہا کہ جس معاشرے میں خواتین تعلیم یافتہ ہوں، وہاں کی نسلیں باشعور، بااخلاق اور پُرامن ہوتی ہیں۔ بچیوں کی تعلیم و تربیت نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کو سنوارنے کا ذریعہ ہے۔ اس لیے والدین، سرپرستوں اور ذمہ داران قوم کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو دینی وعصری تعلیم سے آراستہ کریں اور ان کی فکری واخلاقی رہنمائی میں کوتاہی نہ برتیں۔ انہوں نے بتایا کہ جامعۃ الحسنات للبنات میں تعلیمی سال 15 اپریل سے باقاعدہ آغاز کرچکا ہے اور داخلے کی کارروائی جاری ہے۔ قدیم طالبات کے لیے تجدید داخلہ کا عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ داخلے کے خواہشمند حضرات سے گزارش ہے کہ طالبات کے ساتھ سابقہ جماعت کی مارک شیٹ، آدھار کارڈ کی فوٹو کاپی، دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر (طالبہ اور اس کے محرم سرپرست کی) لازمی طور پر جمع کرائیں۔ بغیر ان دستاویزات کے داخلہ کی کارروائی مکمل نہیں سمجھی جائے گی۔ 25 اپریل سے تدریسی سرگرمیوں کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔ اس موقع پر جامعہ کی پرنسپل محترمہ رضیہ آرزو تیمی نے کہا کہ ہمارا ادارہ بچیوں کی تعلیم وتربیت میں ہمہ جہت کوشش کر رہا ہے۔ یہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کو بھی خصوصی اہمیت دی جاتی ہے تاکہ طالبات ایک مکمل، باشعور اور باعمل مسلمان کی حیثیت سے معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ جامعۃ الحسنات للبنات لکھنؤ کے پرامن اور تعلیمی ماحول میں بچیوں کی شخصیت سازی، دینی فہم اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، جو اس ادارے کا امتیازی وصف ہے۔

بی جے پی لیڈر کے قبضے پر چلا بلڈوزر، ایم ایل اے رتیش گپتا حامیوں کے ساتھ دھرنے پر بیٹھے

مراد آباد (ایجنسی)
اترپردیش کے ضلع مرادآباد میں منڈی کمیٹی کی سرکاری زمین پر ہوئے مبینہ ناجائز قبضوں کو ہٹانے کے لیے انتظامیہ نے بدھ کو بلڈوزر ایکشن کی منصوبہ بندی کی تھی لیکن جیسے ہی کارروائی شروع ہوئی، شہر کے بی جے پی ایم ایل اے رتیش گپتا موقع پر پہنچ گئے اور حامیوں کے ساتھ دھرنے پر بیٹھ گئے۔ ان کے احتجاج کے بعد حکام کو کارروائی درمیان میں روکنی پڑی۔ ذرائع کے مطابق، منڈی کمیٹی میں برسوں سے غیر قانونی تعمیرات جاری تھیں۔ یہاں کل 273 دکانیں الاٹ کی گئی ہیں، جن میں سے 15 سے 20 دکانوں پر ناجائز قبضے کرکے پکے یا عارضی ڈھانچے کھڑے کرلیے گئے تھے۔ کمیٹی کی انچارج سکریٹری مہادیوی کے مطابق، انھوں نے بالا حکام کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے یہ کارروائی شروع کی تھی اور ان کی نیت کسی خاص سیاسی جماعت کو نشانہ بنانے کی نہیں تھی۔

جب بی جے پی ایم ایل اے دھرنے پر بیٹھے تو سٹی مجسٹریٹ نے انھیں کئی بار منانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے۔ بالآخر ایک سینئر افسر کے فون پر ایم ایل اے نے دھرنا ختم کیا، تاہم اس دوران کارروائی ملتوی ہوگئی۔ سکریٹری مہادیوی کا کہنا ہے کہ اب آگے کی کارروائی حکام کی نئی ہدایات پر منحصر ہے۔

منڈی کمیٹی کی زمین 144 ایکڑ پر پھیلی ہوئی ہے، جہاں موقع پر تقریباً 550 سے زیادہ پکے اور کچے تعمیرات پائے گئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان میں سے 250 سے زائد تعمیرات غیر قانونی ہیں۔ ان میں کچھ لوگوں نے ٹن کی چھت ڈال کر قبضہ کیا ہے، تو کچھ نے دو منزلہ عمارتیں بھی کھڑی کرلی ہیں۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ دنوں بھی کچھ عارضی تعمیرات گرائی گئی تھیں، جبکہ بدھ کے روز باقی تجاوزات کے خلاف بلڈوزر ایکشن کی شروعات ہوئی۔ اس دوران بی جے پی کے ایک مقامی لیڈر اور منڈل نائب صدر ڈال چند سینی کے مبینہ غیر قانونی تعمیر کو بھی نشانہ بنایا گیا، جس پر ایم ایل اے رتیش گپتا احتجاج کرتے ہوئے دھرنے پر بیٹھ گئے۔ ایم ایل اے گپتا نے الزام لگایا کہ منڈی انتظامیہ نے شفاف طریقے سے الاٹمنٹ نہیں کیے اور زیادہ تر دکانیں بعد میں غیر قانونی طور پر الاٹ کر دی گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ سنہ 1980 میں 144 ایکڑ زمین پر بنی اس منڈی میں ابتدائی طور پر 258 دکانوں کی منظوری دی گئی تھی، لیکن بعد میں یہ تعداد 600 تک پہنچ گئی، جس سے بدنظمی پیدا ہوئی۔

منڈی کمیٹی میں ناجائز قبضوں کا مسئلہ نیا نہیں ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اقتدار میں رہنے والی جماعت کے لیڈر اکثر ایسی زمینوں پر قبضہ کرتے رہے ہیں، اور موجودہ وقت میں زیادہ تر قبضے بی جے پی سے وابستہ افراد کے بتائے جاتے ہیں۔ تاہم، دھرنے کے بعد یہ سوال ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ کیا قانون سب کے لیے برابر ہے یا نہیں؟

اردو کسی مذہب کی زبان نہیں "سپریم کورٹ کا سپریم فیصلہ قابل ستائش: ڈاکٹر عمار رضوی

بارہ بنکی (پریس ریلیز):

عالمی ہندی-اردو کانفرنس کے بانی و آرگنائزنگ کمیٹی کے چیئرمین سینیر سیاستداں اور اترپردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلی رہے ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے ایک پریس اسٹیٹمینٹ میں سپریم کورٹ کے مہاراشٹر مینوسپل کونسل کے سائن بورڈ میں اردو زبان کے استعمال کو چیلنج کرنے والی درخواست کو مسترد کرنے اور اردو زبان پر گراں قدر تبصرہ پر اس فیصلہ کا استقبال کیا ہے اور کہا کہ سپریم کورٹ کا یہ سپریم فیصلہ تمام محبان اردو کے لئے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ فاضل جج صاحبان نے کہا کہ اس سرزمین پر اردو کا جنم ہوا ہے اسے گنگا جمنی تہذیب کا بہترین نمونہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسے مسلمانوں کی زبان سمجھنا حقیقت اور تنوع میں اتحاد سے ایک "قابل رحم انحراف" ہے۔ مہاراشٹر کی ایک میونسپلٹی کے سائن بورڈ میں اردو کے استعمال کو چیلنج کرنے والی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے جسٹس سدھانشو دھولیا اور کے ونود چندرن کی بنچ نے منگل کو یہ بھی کہا کہ "زبان مذہب نہیں ہے"۔ "زبان ثقافت ہے۔ زبان کسی کمیونٹی اور اس کے لوگوں کے تہذیبی مارچ کو ماپنے کا پیمانہ ہے۔ اسی طرح اردو کا معاملہ ہے، جو گنگا جمنی تہذیب یا ہندوستانی تہذیب کا بہترین نمونہ ہے، جو شمالی اور وسطی ہندوستان کے میدانی علاقوں کی جامع ثقافتی اقدار ہے"۔ کورٹ مہاراشٹر کے اکولہ ضلع کے پٹور کے سابق کونسلر ورشتائی کی طرف سے دائر اپیل کی سماعت کر رہی تھی، جس نے میونسپل کونسل کے نام بورڈ پر مراٹھی کے ساتھ اردو کے استعمال کو چیلنج کیا تھا۔ ان کے مطابق میونسپل کونسل کا کام صرف مراٹھی میں ہی چلایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں کہا کہ اردو کا کسی بھی طریقے سے استعمال جائز نہیں ہے اگرچہ یہ کونسل کے سائن بورڈ پر صرف تحریر ہی کیوں نہ ہو۔ عدالت عظمیٰ نے نوٹ کیا کہ میونسپل کونسل نے نام کے بورڈ پر اردو کو برقرار رکھا ہے کیونکہ بہت سے مقامی باشندے اس زبان کو سمجھتے ہیں۔ ججوں نے کہا، "اردو کے خلاف تعصب اس غلط فہمی سے پیدا ہوتا ہے کہ اردو ہندوستان کے لیے اجنبی ہے کیونکہ اردو، مراٹھی اور ہندی کی طرح، ایک ہند آریائی زبان ہے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے جس نے اس سرزمین میں جنم لیا"۔ عدالت نے کہا کہ اردو ہندوستان میں مختلف ثقافتی حلقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے ترقی اور فروغ پائی جو خیالات کا تبادلہ اور آپس میں بات چیت کرنا چاہتے تھے۔

بنچ نے کہا، "صدیوں کے دوران، اس نے پہلے سے زیادہ نکھار حاصل کیا اور بہت سے مشہور شاعروں کی پسند کی زبان بن گئی۔ "عدالت عظمیٰ نے کہا کہ عوام جو زبان استعمال کرتے ہیں وہ اردو سے بھری ہوئی ہے یہاں تک کہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ بنچ نے کہا، "یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ کوئی بھی اردو کے الفاظ یا اردو سے ماخوذ الفاظ کا استعمال کیے بغیر ہندی میں روزانہ کی بات چیت نہیں کرسکتا۔ لفظ 'ہندی' خود فارسی لفظ 'ہندوی' سے آیا ہے،" بنچ نے کہا کہ ہندی اور اردو کے امتزاج نے دونوں طرف پیوریٹن کی شکل میں ایک رکاوٹ کا سامنا کیا اور ہندی زیادہ سنسکرت اور اردو زیادہ فارسی بن گئی۔ "دو زبانوں کو مذہب پر تقسیم کرنے میں نوآبادیاتی طاقتوں کی طرف سے ایک فرقہ وارانہ استحصال۔ ہندی کو اب ہندوؤں کی زبان اور اردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھا جانے لگا، جو حقیقت سے، تنوع میں اتحاد اور عالمگیر بھائی چارے کے تصور سے اس قدر افسوسناک انحراف ہے۔" عدالت نے کہا کہ ایک میونسپل کونسل مقامی کمیونٹی کو خدمات فراہم کرتی ہے اور ان کی روزمرہ کی فوری ضروریات کو پورا کرتی ہے۔

اگر میونسپل کونسل کے زیر انتظام علاقے کے اندر رہنے والے لوگ یا لوگوں کا ایک گروپ اردو سے واقف ہے، تو سرکاری زبان یعنی مراٹھی کے علاوہ، کم از کم میونسپل کونسل کے سائن بورڈ پر اردو استعمال کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ زبان خیالات کے تبادلے کا ایک ذریعہ ہے جو متنوع خیالات اور عقائد رکھنے والے لوگوں کو لاتی ہے،" عدالت عظمیٰ نے کہا کہ کسی زبان کے خلاف ہماری غلط فہمیوں اور تعصبات کو ہمت اور سچائی کے ساتھ حقیقت خلاف پرکھنا ہوگا۔ "ہماری طاقت کبھی ہماری کمزوری نہیں ہوسکتی۔ آیئے اردو اور ہر زبان سے دوستی کریں۔"

اردو زبان کے متعلق سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ قابلِ ستائش: مفتی محمد خبیر ندوی علیگ

تمبور سیتاپور (پریس ریلیز)
یوں تو عام طور پر عدالتی فیصلے نہایت مایوس کن اور طاقتور افراد کو ذھن میں رکھ کر صادر ہوتے رہتے ہیں لیکن "وابستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کے پیش نظر بعض اوقات کچھ عدالتی فیصلے نہایت قابلِ ستائش، راحت بخش اور حوصلہ مند بھی ہوتے رہتے ہیں، انہیں قابلِ ستائش، راحت بخش اور حوصلہ مند عدالتی فیصلوں میں سیسپریم کورٹ کا تازہ ترین فیصلہ اردو زبان کے متعلق صادر ہوا ھے، جس میں سپریم کورٹ کی باوقار بنچ نے اپنا فیصلہ سنایا ہیکہ "* اروزبان غیر ملکی زبان نہیں ہے، یہ خالص ہندوستانی زبان اور ہندوستانی تہذیب و ثقافت کی مظہر اور اس کی علمبردار ہے*" میں (مفتی محمد خبیر ندوی علیگ) ذاتی طور پر اپنی جانب سے اور تمام محبین اردو کی جانب سے سپریم کورٹ کی باوقار بنچ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اُردو کے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلہ کو آج کے حالات میں امید کی کرن تصور کرتا ہوں، ان خیالات کا اظہار مشہور صحافی اور ممتاز سماجی کارکن مفتی محمد خبیر ندوی علیگ نے اُردو زبان کے متعلق سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ پر اپنی خوشی و مسرت ظاہر کرتے ہوئے کیا ہے۔ مفتی صاحب نے اس نے اس موقع پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کا تازہ ترین فیصلہ ان تمام لوگوں کے لیے جو اردو کو کسی مذہب اور فرقے سے جوڑتے ہیں ان کے منہ پر کھلا ہوا طمانچہ ہے، مفتی محمد خبیر ندوی علیگ نے مزید کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ جو افراد، تنظیمیں اور سربراہان حکومت اردو کو مسلمانوں سے، یا غیر ملکی زبان سے، یا نفرت کے ترجمان سے تعبیر کرتے ہیں وہ اپنا نظریہ تبدیل کریں، کیونکہ سپریم کورٹ کا تازہ فیصلہ جس میں وضاحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ ہندوستان میں پیدا ہونے والے اردو زبان کو کسی مخصوص مذہب سے نہیں جوڑا جا سکتا، اور جو کچھ مہاراشٹر میں چل رہا ہے یہ سب غلط ہے، اردو اور مراٹھی کو برابر کا درجہ حاصل ہے، عدالت عالیہ نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اگرچہ اردو ہندوستان میں پیدا ہوئی ہے لیکن اسے ایک مخصوص مذہب اور فرقہ مسلمانوں سے جوڑا جا رہا ہے جو حقیقت کے بالکل برعکس ہے، عدالت عالیہ نے مزید کہا کہ بھارت مخالف اور ہندوستانی کلچر و ثقافت کی دشمن طاقتوں نے ہندی کو ہندوؤں اور اردو کو مسلمانوں سے جوڑنے کی کوشش کر کے دونوں زبانوں کے درمیان میں نفرت انگیز خلیج پیدا کرنے کی جو کوشش کی ہے اب اس کا قلع قمع ہونا چاہئے، اس موقع پر سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ اردو کے خلاف تعصب ایک غلط ذہنیت کی نمائندگی کرتی ہے کیونکہ اردو زبان ہندوستان کی دیگر ہندی اور مراٹھی زبانوں کی طرح ایک آریائی زبان ہے جو اسی ہندوستان میں پیدا ہوئی، یہیں پلی بڑھی اور یہیں نشوونما پائی ھے، اس لیے اس کے استعمال پر کوئی خلفشار نہیں ہونا چاہیے۔

والدین کی مرضی کیخلاف شادی پر ہائی کورٹ کا فیصلہ: 'خطرہ نہ ہوتو تحفظ نہیں'

الہ آباد (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے کہا ہے کہ والدین کی مرضی کے خلاف شادی کرنے والے جوڑے صرف اسی صورت میں پولیس تحفظ کے مستحق ہوں گے جب ان کی جان یا آزادی کو حقیقی خطرہ ہو۔ عدالت کا کہنا ہے کہ محض اپنی مرضی سے شادی کرنے کی بنیاد پر پولیس سے تحفظ کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ فیصلہ جسٹس سوربھ سریواستو نے ایک نوجوان جوڑے کی جانب سے دائر کردہ تحفظ کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے دیا۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے شکایت کی تھی کہ ان کے خاندان والے ان کے پرامن ازدواجی تعلق میں مداخلت کر رہے ہیں اور انہیں تحفظ فراہم کیا جائے۔ عدالت نے فریقین کے دلائل، پیش کردہ شواہد اور دستاویزات کا جائزہ لینے کے بعد پایا کہ جوڑے کو فی الوقت کوئی سنگین خطرہ لاحق نہیں ہے۔ اس بنا پر عدالت نے تحفظ کی درخواست کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ محض خاندانی مخالفت کی بنیاد پر پولیس تحفظ نہیں دیا جا سکتا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ " کسی بھی بالغ فرد کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا قانونی حق حاصل ہے لیکن اگر ایسی شادی والدین یا خاندان کی مرضی کے خلاف ہو، تو بھی صرف اسی وقت تحفظ دیا جا سکتا ہے جب کوئی حقیقی، واضح اور موجودہ خطرہ موجود ہو۔"

اکھلیش یادو کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے والے کیخلاف ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست

سلطانپور (نامہ نگار): سماجوادی پارٹی وکلا سیل کے قومی نائب صدر حاجی ایوب اللہ خان ایڈوکیٹ نے کوتوالی شہر میں ایک درخواست دیتے ہوئے سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھیلیش یادو کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے والے شخص اور اسکے ساتھیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے درخواست دی ہے۔ ایوب اللہ خان ایڈوکیٹ نے درخواست میں کہا ہے کہ گزشتہ بارہ مارچ سے ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے جس میں ایک نوجوان اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھلے عام اسلحہ لہراتے ہوئے اکھیلیش یادو کو جان سے مارنے کی دھمکی دیرہا ہے اور اسکے ساتھی اسکی حمایت کررہے ہیں اور اسکو اکسا رہے ہیں یہ شخص امرییندر پرتاپ سنگھ ولد مہی پال سنگھ ضلع لکھیم پور کھیری کا ہے۔ ایوب اللہ خان ایڈوکیٹ نے درخواست میں کہا ہے کہ یہ ایک غیر قانونی اور جمہوریت کو نقصان پہونچانے والی حرکت ہے اگر اسکو بڑھاوا دیا گیا تو صوبے کا امن وقانون متاثر ہوگا۔ ایوب اللہ خان ایڈوکیٹ نے مذکورہ شخص کیخلاف فوجداری کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کرکے جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

منقسم انتظامیہ کی وجہ سے ٹرمپ نے ایران پر اسرائیلی حملے کو روک دیا

واشنگٹن (ایجنسی):
آئندہ ہفتے کے روز تہران اور واشنگٹن کے بیچ مذاکرات کے دوسرے دور سے قبل نئی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ امریکی اخبار "نیویارک ٹائمز" کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اس منصوبے سے پیچھے ہٹ گئے ہیں، جس کے تحت ایران کے جوہری پروگرام کی تنصیبات پر اسرائیل کو حملہ کرنا تھا۔ ٹرمپ نے یہ قدم تہران کے ساتھ جوہری معاہدے کے لیے جاری مذاکرات کے مفاد میں اٹھایا ہے۔ اخبار نے بدھ کے روز ٹرمپ انتظامیہ کے ذمے داران کے حوالے سے بتایا کہ صدر نے ایران پر اسرائیلی حملے کے خیال میں ترمیم کردی ہے۔ ذمے داران نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل آئندہ ماہ ایران پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ تاہم ٹرمپ انتظامیہ میں اس حوالے سے تقسیم کے سبب تل ابیب اس منصوبے سے رک گیا اور مذاکرات کو ایک موقع دینے کی طرف مائل ہوگیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ میں دو فریق بن گئے ہیں جن میں ایک تہران پر حملے کی تائید کر رہا ہے اور دوسرا مذاکرات کے حوالے سے پُرجوش ہے۔ اسرائیل نے مئی میں ایرانی جوہری تنصیبات پر فوجی حملے کی پیشگی منصوبہ بندی کرلی تھی تاہم ٹرمپ کے فیصلے نے تل ابیب کی محنت پر پانی پھیر دیا۔

اخباری ذرائع کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ سفارتی راستے کے حق میں ایک کمزور سا اتفاق رائے موجود ہے۔ یہ ایسے وقت میں ہوا جب امریکا اور ایران کے درمیان مذاکرات کا آغاز ہوگیا اور ان کے دوبارہ شروع کرنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ ایران کے جوہری پروگرام کے تصفیے سے متعلق امریکی اور ایرانی حکام کے درمیان براہِ راست مذاکرات 12 اپریل کو عمان کے دارالحکومت مسقط میں ہوئے۔ ایرانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کی، جب کہ امریکی وفد کی سربراہی ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیفن ویٹکوف نے کی۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے مطابق، یہ ملاقات "تعمیری" ثابت ہوئی۔ مذاکرات کا دوسرا دور ہفتہ 19 اپریل کو اٹلی کے دارالحکومت روم میں منعقد ہونے کا امکان ہے۔ کچھ عرصہ قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جاری مذاکرات کی رفتار پر اپنی ناراضی کا اظہار کیا تھا۔ انھوں نے وائٹ ہاؤس کے اوول آفس میں ایل سلواڈور کے صدر نجیب بوکیلے سے ملاقات کے دوران کہا "میرا خیال ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ٹال مٹول کر رہے ہیں"۔ ٹرمپ نے ایک بار پھر فوجی کارروائی کے امکان کو ظاہر کیا تھا۔ جب ان سے ایرانی جوہری تنصیبات پر ممکنہ حملے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اسے خارج از امکان قرار نہیں دیا، اس طرح یہ اشارہ دیا کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو عسکری راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس غیر یقینی صورتِ حال کے دوران، اخباری رپورٹوں نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی انتظامیہ کے اندر دو مختلف سوچوں والے گروپ موجود ہیں۔ ان میں سے ایک کیمپ غیر رسمی قیادت نائب صدر جے ڈی وینس کر رہے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ سفارتی حل ہی سب سے بہتر اور قابلِ عمل راستہ ہے... اور امریکا کو چاہیے کہ وہ مذاکرات کی کامیابی کے لیے کچھ رعائتیں دینے کے لیے تیار ہو۔ اسی گروپ میں صدر ٹرمپ کے ایلچی برائے مشرق وسطیٰ اسٹیفن ویٹکوف بھی شامل ہیں۔ انھوں نے ہفتے کے روز ایران کے ساتھ مذاکرات کے پہلے دور میں امریکا کی نمائندگی کی۔ اس کے ساتھ ساتھ وزیر دفاع پیٹ ہیگزیتھ بھی اس موقف کی حمایت کرتے ہیں۔ اس کیمپ کو بیرونی حمایت بھی حاصل ہے، بالخصوص ٹرمپ کے قریبی ساتھی اور بااثر میڈیا شخصیت ٹکر کارلسن کی حمایت، جو اس موقف کے حق میں سمجھے جاتے ہیں۔

غزہ کی پٹی کا 30 فیصد حصہ "سکیورٹی کورڈن" بن گیا: اسرائیل کا اعلان

غزہ (ایجنسی): غزہ پر روزانہ کی بنیاد پر اسرائیلی حملے جاری ہیں اور فوج فلسطینیوں کے علاقے میں مزید پیش قدمی کر رہی ہے۔ اسی تناظر میں اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ اس نے غزہ کی پٹی کے تقریباً 30 فیصد حصے کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے اور اسے "سکیورٹی کورڈن" میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ علاقہ ایک بفرزون بن گیا ہے جس میں فلسطینی رہائش نہیں رکھ سکتے ہیں۔ صہیونی فوج کے ترجمان ادرائی نے "ایکس" پر کہا ہے کہ ہم نے غزہ کی پٹی کے تقریباً 30 فیصد حصے کو ایک جدید دفاعی سکیورٹی زون کے طور پر اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فوجی دستے غزہ کی پٹی میں اپنی زمینی مشقیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تین فوجی ڈویژنوں کی شرکت کے ساتھ آپریشنل پیشرفت کے مطابق زمینی مشقوں کے دائرہ کار کو بڑھایا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہم موراگ محور کو توسیع دے رہے ہیں جو خان یونس اور رفح کے اضلاع کو الگ کرتا ہے۔ فوج نے ایک بیان میں یہ بھی کہا کہ اس نے دو ماہ کی جنگ بندی کے بعد 18 مارچ کو غزہ کی پٹی میں دوبارہ کارروائی شروع کرنے کے بعد سے تقریباً 1200 اہداف پر فضائی حملے کیے اور 100 سے زیادہ اہداف کا خاتمہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی ایک ترجمان سٹیفنی ٹریمبلے نے بدھ کو بتایا کہ اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے دوبارہ شروع ہونے کے ساتھ جنگ بندی کے خاتمے کے بعد سے غزہ کی پٹی میں لگ بھگ 5 لاکھ فلسطینی بے گھر ہو چکے ہیں۔ سٹیفنی ٹریمبلے نے کہا ہے کہ ہمارے انسانی ہمدردی کے شراکت داروں کا اندازہ ہے کہ 18 مارچ سے تقریباً نصف ملین لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔ جنگ بندی سے قبل پٹی کی بیس لاکھ سے زیادہ آبادی کی اکثریت بے گھر ہوگئی تھی۔ غور طلب امر یہ ہے کہ اسرائیلی فوج نے جنوری میں طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 18 مارچ کو غزہ کی پٹی میں اپنی جنگی کارروائیاں دوبارہ شروع کردی تھیں۔ اسرائیلی فوج نے پٹی کی جانب آنے والی انسانی امداد بھی روک دی اور روزانہ کی بنیاد پر فضائی بمباری کرکے بچوں اور خواتین سمیت فلسطینیوں کو قتل کرنا شروع کر رکھا ہے۔ حماس کے زیرانتظام وزارت صحت نے منگل کو کہا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے دوبارہ شروع ہونے کے بعد سے کم از کم 1630 افراد قتل ہو چکے ہیں۔ سات اکتوبر 2023 کے بعد سے اب تک قتل کیے گئے فلسطینیوں کی تعداد 51 ہزار سے بڑھ گئی ہے۔

اساتذہ تقرری گھوٹالہ: اہل اساتذہ 31 دسمبر 2025 تک اسکول جاسکتے ہیں: سپریم کورٹ

کلکتہ (یواین آئی)
26 ہزار اساتذہ کی ملازمت کی برطرفی کے معاملے میں سپریم کورٹ نے ایک بڑی راحت دیتے ہوئے آج کہا ہے کہ جو امیدوار اہل ہیں اور کلاس 9 سے کلا 12 تک پڑھاتے ہیں وہ 31 دسمبر تک اسکول جاسکیں گے۔ اس مدت میں حکومت نئی تقرری کے عمل کو مکمل کرے گی۔ چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ نے حکم دیا کہ ہم اس درخواست کو قبول کرنے کے خواہشمند ہیں جو کلاس 9 سے کلاس 12 کے اسسٹنٹ اساتذہ سے متعلق ہے، مگر حکومت کو 31 مئی تک اہل اور نا اہل امیدواروں کی فہرست شائع کرنی ہوگی اور تقرری کے عمل کو 31 دسمبر 2025 تک مکمل کرنا ہوگا۔ گروپ C- اور گروپ D- کے برطرف عملے کو بحال نہیں کیا جائے گا۔ چیف جسٹس کھنہ نے کہا کہ ہم صرف اساتذہ کو توسیع دیں گے، گروپ IV- امیدواروں کو نہیں۔ گروپ C- اور D ملازمین کے حوالے سے درخواست قبول نہیں کی جائے گی، کیونکہ داغدار امیدواروں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ حکومت کو نئے امتحان کے لیے اشتہار 31 مئی تک شائع کرنا ہوگا اور بھرتی کا پورا عمل اس سال کے آخر تک مکمل کرنا ہوگا۔ عدالت نے حکم دیا کہ ریاستی حکومت، بورڈ اور کمیشن 31 مئی تک ایک حلف نامہ جمع کرائیں، جس میں اشتہار کی کاپی اور بھرتی کے عمل کی تکمیل کا شیڈول شامل ہوگا۔ اگر 31 مئی تک اشتہار اور حلف نامہ جمع نہ ہوا تو عدالت مناسب احکامات جاری کرے گی، بشمول جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ وکیل این کے کول نے عدالت کو بتایا کہ 2016 کے بعد اس کیس کے زیر التوا ہونے کی وجہ سے اساتذہ کی کوئی بھرتی نہیں ہوسکی۔ چیف جسٹس نے واضح کیا کہ اس حکم کو اساتذہ کے لیے نئی بھرتی میں کوئی خاص حقوق یا فائدہ کے طور پر نہیں پڑھا جانا چاہیے۔ رواں ماہ کے شروع میں چیف جسٹس کھنہ اور جسٹس سنجے کمار پر مشتمل سپریم کورٹ کی ڈویژن بنچ نے کیش فار جابز گھوٹالے کی روشنی میں 25725 تدریسی اور غیر تدریسی عملے کو برطرف کر دیا تھا، جو سرکاری اور ریاستی امداد یافتہ اسکولوں میں ملازمت کے لیے منتخب ہوئے تھے۔ چیف جسٹس کھنہ نے اپنے پچھلے حکم میں کہا تھا کہ ہمارے خیال میں یہ ایک ایسا کیس ہے جہاں پورا انتخابی عمل بدعنوانی پر مشتمل تھا۔ بڑے پیمانے پر ہیرا پھیری اور دھوکہ دہی کی گئی تھی۔ انتخابی عمل کو ناقابل تلافی طور پر داغدار کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن امیدواروں کو خاص طور پر داغدار پایا گیا، ان کا پورا انتخابی عمل سنگین خلاف ورزیوں اور غیر قانونی اقدامات کی وجہ سے کالعدم قرار دیا گیا، جو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس طرح ان امیدواروں کی تقرری منسوخ کی جاتی ہے۔ 7 اپریل کو نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں برطرف اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے عہد کیا تھا کہ وہ سپریم کورٹ سے وضاحت طلب کریں گی کہ کیا غیر داغدار اساتذہ اپنی ملازمت جاری رکھ سکتے ہیں، کیونکہ ان کی غیر موجودگی سے ریاستی سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سطح پر تعلیم کا نظام متاثر ہوگا۔ کلکتہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی ڈویژن بنچوں نے اسکول سروس کمیشن کے ذریعے جاری کردہ اشتہار کے تحت بھرتی ہونے والے پورے پینل کو مسترد کر دیا تھا۔ نتائج کے اعلان اور انٹرویوز کے بعد، کئی امیدواروں نے الزام لگایا کہ اہلیت کے باوجود ان کے نام منتخب پینل سے غائب تھے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم پر، سی بی آئی اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے کیس کی تحقیقات کی اور اس معاملے میں سابق ریاستی وزیر تعلیم پرتھا چٹرجی سمیت دیگر کو گرفتار کیا گیا۔ اگرچہ ریاستی حکومت نے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے سامنے نا اہل امیدواروں کی فہرست پیش نہیں کی، لیکن اس نے مبینہ طور پر کیش فار جابز گھوٹالے میں غیر قانونی طور پر تقرر پانے والوں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے 6861 اضافی عہدے بنائے تھے۔

سید صلاح الدین کی اروِند سنگھ گوپ سے ملاقات

فتح پور، بارہ بنکی (محمد نسیم ندوی)
خلیجی ملک دبئی میں گزشتہ 23 سالوں سے یوم جمہوریہ کے موقع پر ہندوستان کی آزادی کا جشن مشاعرہ و شعری محفل کی شکل میں منانے والے معروف منتظم سید صلاح الدین نے آج سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق کابینی وزیر اروِند سنگھ گوپ سے بارہ بنکی میں ملاقات کی۔

اس موقع پر سید صلاح الدین نے انہیں 2025 کے عالمی مشاعرہ و شعری کانفرنس کی یادگاری کتاب پیش کی۔ اس پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے اروِند سنگھ گوپ نے کہا کہ سید صلاح الدین نے بیرون ملک میں ہندوستان کا نام روشن کیا ہے، سماجوادی پارٹی کے ترجمان فراز الدین قدوائی نے کہا کہ سید صلاح الدین وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بیرون ملک میں ایک ہی اسٹیج پر مشاعرہ وشعراء کی محفل سجا کر ہندو مسلم اتحاد کی بے مثال مثال قائم کی، اس موقع پر فضل انعام مدنی، پرویز احمد، سید معراج الدین، اور محمد حارث وغیرہ موجود تھے۔

اتر ریلوے

ای-آکشن نوٹس

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای-آکشن سے متعلق نوٹس۔

ایڈمین یونٹ/زون	لکھنؤ-اتر ریلوے-ڈویژن-کمرشیل/اتر ریلوے
نیلامی لسٹ نمبر/لاٹ نمبر	20402-SLR-F2-LKO-BSB-23-1 (Parcel-SLR)
نیلامی اشاعت کی تاریخ	16.04.2025
نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ)	05.05.2025 at 12:00 hrs.
نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت	05.05.2025 at 12:30 hrs.
نیلامی لسٹ نمبر/لاٹ نمبر	14235-SLR-F1-BSB-BE-25-1 (Parcel-SLR)
نیلامی اشاعت کی تاریخ	16.04.2025
نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ)	05.05.2025 at 12:00 hrs.
نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت	05.05.2025 at 12:40 hrs.
نیلامی لسٹ نمبر/لاٹ نمبر	12237-SLR-F1-BSB-JAT-23-1 (Parcel-SLR)
نیلامی اشاعت کی تاریخ	16.04.2025
نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ)	05.05.2025 at 12:00 hrs.
نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت	05.05.2025 at 12:50 hrs.
نیلامی لسٹ نمبر/لاٹ نمبر	12231-SLR-F2-LKO-CDG-23-1 (Parcel-SLR)
نیلامی اشاعت کی تاریخ	16.04.2025
نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ)	05.05.2025 at 12:00 hrs.
نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت	05.05.2025 at 13:00 hrs.
Website particulars where complete details of auction can be seen by registered bidders	E- Auction Module of www.ireps.gov.in

1134/25

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

بی جے پی نفرت کی سیاست کر رہی ہے: اکھلیش یادو

حکومت فرقہ وارانہ باتیں کر کے لوگوں کی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹانا چاہتی ہے

لکھنؤ (ایجنسی) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیراعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نفرت کی سیاست کر رہی ہے۔ بی جے پی فرقہ وارانہ مسائل پر بات کر کے لوگوں کی توجہ بنیادی مسائل سے ہٹانا چاہتی ہے۔ اس حکومت میں کرپشن اپنے عروج پر ہے۔ تھانوں، تحصیلوں سے لے کر اقتدار کی اعلیٰ سطح تک سارا نظام کرپشن میں ڈوبا ہوا ہے۔ عام عوام پریشان ہے۔ یہ پہلی حکومت ہے، جس میں اعلیٰ قیادت کے قریب کوئی آئی اے ایس افسر بدعنوانی اور کمیشن کے معاملات میں ملوث ہے اور مفرور ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ اس حکومت میں سرمایہ کاری سے لے کر تعمیراتی کام تک ہر جگہ لوٹ مار ہے۔ پوری حکومت جھوٹ اور لوٹ مار پر چل رہی ہے۔ سرمایہ کاری پر ملنے والی مراعات میں کمیشن ہے۔ کمیشن تقسیم ہے۔ سرمایہ کاری کے حوالے سے جو کرپشن سامنے آئی ہے وہ تقسیم کی لڑائی ہے۔ اس لوٹ مار کے لیے بی جے پی حکومت سرکاری پیسے پر بڑے سرمایہ کاروں کے اجلاس منعقد کرتی ہے۔ پھر سرمایہ کار کے لیے آنے والی کمپنیوں اور تاجروں سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے۔

مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے ہر محکمے میں ہر کام میں بدعنوانی ہے۔ صحت، تعلیم سے لے کر تعمیرات تک ہر جگہ لوٹ مار ہے۔ ناقص کوالٹی کا سامان خریدنا اور پھر اسے آگ میں جلا دینا ایک عام سی بات ہے۔ بی جے پی حکومت میں کوئی ہسپتال، میڈیکل کالج بدعنوانی سے نہیں بچا۔ کرپشن اور لوٹ مار کو حکومت کا تحفظ حاصل ہے۔ اس حکومت میں سڑکوں اور ایکسپریس کے منصوبوں میں بڑے پیمانے پر کرپشن ہوئی۔ سماج وادی حکومت کے تحت عالمی معیار کی سڑک آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے ریکارڈ وقت میں بنی تھی۔ یہ سڑک ملک کے لیے ایک مثال ہے۔ اسی بی جے پی حکومت کی طرف سے بنائے گئے بندیل کھنڈ ایکسپریس وے میں بڑی بدعنوانی ہوئی تھی۔ وہاں معیارات پر سمجھوتہ کیا گیا ہے۔ ایکسپریس وے وزیراعظم کے افتتاح کے فوراً بعد ٹوٹ گیا۔ اسی طرح گورکھپور لنک ایکسپریس وے کی تعمیر میں بھی غیر قانونی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اس کی تکمیل کی تاریخ میں کئی بار توسیع کی گئی۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی سے ہر کوئی پریشان ہے۔ تھانوں اور تحصیلوں میں عوامی کام پیسوں کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ ریاست کے عوام 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی بدعنوان حکمرانی کا خاتمہ کر دیں گے۔ عوام ترقی کے مترادف سماج وادی پارٹی کی حکومت بنائے گی۔

انٹلیکچوئل سوسائٹی کی جانب سے
گاندھی جی کے مجسمہ کے سامنے دھرنا ومظاہرہ

لکھنؤ (ایجنسی)
بی جے پی کے دور حکومت میں دانشوروں پر ظلم وستم اور ای ڈی کا استعمال کر کے انہیں جھوٹے مقدمات میں پھنسانے اور انہیں جیل بھیجنے کی سازش کے خلاف آج ایڈوکیٹ ایسوسی ایشن اور انٹلیکچوئل سوسائٹی کی طرف سے حضرت گنج، لکھنؤ میں گاندھی جی مجسمہ کے مقام پر دھرنا دیا گیا۔ قانون کی حکمرانی کی پاسداری کا مطالبہ کرتے ہوئے گورنر کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا۔ مسٹر سکندر یادو، ریاستی صدر، سماج وادی ایڈوکیٹ سبھا، پوجا شکلا، سابق امیدوار، شمالی قانون ساز اسمبلی اور مسٹر آلوک ترپاٹھی کی قیادت میں، مسٹر کرونالیش دویدی (کے ڈی)، شوبھانگی دویدی، ریاستی نائب صدر، دلیپ پاٹھک، ارون یادو، راونک تیواری، چوہار تیواری، چوہدرے، چوہدرے، ریاستی نائب صدر۔ راجیو یادو، اجے یادو، روی شکلا، دلیپ کرشنا، پرنس پال، اروند یادو، ورون کمار، دیپک پانڈے ٹیشو، محمد مبین خان، قومی سکریٹری، سماج وادی لوہیا واہنی، نے دھرنا دیا اور ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ای ڈی کو سازش کے طور پر استعمال کرتے ہوئے بی جے پی حکومت نے چلوپار کے سابق ایم ایل اے ونے شنکر تیواری کو جیل بھیج دیا۔ ہریش مشرا پر قتل کے ارادے سے حملہ کیا گیا اور انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کو گولی مارنے کی دھمکی دی گئی۔ آدرش اپادھیائے کو تھانے میں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ میمورنڈم میں گورنر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ دانشوروں کو ہراساں کرنا بند کیا جائے اور سماج وادی پارٹی کے لیڈروں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانے سے روکا جائے۔ کرنی سینا کی طرف سے سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کو سرعام گولی مارنے کی دھمکی کے پیش نظر ان کی سیکورٹی بڑھادی جانی چاہئے۔

بیٹی کی شادی سے عین قبل ساس ہونے والے
داماد کے ساتھ فرار، شوہر پر تشدد کا الزام

لکھنؤ (ایجنسی):
علی گڑھ ضلع کی انوکھی محبت کی کہانی اب تھانے کی دہلیز تک پہنچ گئی ہے۔ بیٹی کی شادی کے دن ساس اپنے ہونے والے داماد راہل کے ساتھ تھانے پہنچی اور کھلے عام کہا کہ اب وہ اس شخص کے ساتھ رہیں گی جس کے ساتھ وہ بھاگی تھی۔ اس نے صاف کہا کہ اب پیچھے کچھ نہیں بچا، میرے شوہر اپنے بچوں کے ساتھ رہیں اور میں راہل کے ساتھ رہوں گی۔ ساس نے بتایا کہ وہ صرف 200 روپے اور ایک موبائل فون لے کر گھر سے نکلی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کا شوہر جتیندر شراب پینے کے بعد اسے مارتا تھا، اسے پیسے نہیں دیتا تھا اور اس پر اپنی بیٹی کے ہونے والے داماد کے ساتھ تعلقات کا شک کرتا تھا۔ اس سے تنگ آ کر اس نے راہل کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔

اس عورت نے زیورات اور رقم لے کر بھاگنے کے الزامات کو بھی جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کچھ نہیں لیا۔ راہل نے کہا کہ وہ اور یہ عورت علی گڑھ سے کاس گنج، بریلی، مظفر پور کے راستے نیپال کی سرحد پر پہنچے تھے۔ لیکن جیسے ہی یہ خبر وائرل ہوئی، دونوں واپس آ گئے۔ اس کے علاوہ اس عورت کا کہنا ہے کہ انہیں معلوم تھا کہ پولیس ان کا پیچھا کر رہی ہے، اس لیے انہوں نے خود سپردگی کر دی۔ اب وہ کسی بھی قیمت پر راہل کے ساتھ رہنا چاہتی ہے اور اس سے شادی کرنے پر بضد ہے۔ پولیس اب دونوں کے بیانات کی بنیاد پر قانونی کارروائی کو آگے بڑھا رہی ہے۔

شہری اداروں میں فیس اور طریقہ کار میں یکسانیت لانے کی ہدایت

متھرا میں کرشن لوک اور ایودھیا میں لوکش پارک بنانے کا منصوبہ

لکھنؤ (ایجنسی): سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے مختلف شہری اداروں میں مختلف خدمات کے لئے مختلف فیسوں اور طریقہ کار کو ختم کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میونسپل کارپوریشنوں، میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں میں غیر منقولہ جائیدادوں کی منتقلی، رجسٹریشن، وصیت وغیرہ کے معاملات میں وصول کی جانے والی فیس میں کوئی یکسانیت نہیں ہے۔ ایسا نظام بنائیں کہ تمام بلدیاتی اداروں میں ایک ہی عمل اور یکساں فیس موثر ہو۔ یوگی نے بدھ کو محکمہ شہری ترقیات کے کام کاج کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ شہروں میں گاڑیوں کی پارکنگ دن بہ دن ایک چیلنج بنتی جا رہی ہے۔ پارکنگ کا انتظام ڈیمانڈ، مقام اور وقت کے مطابق ہونا چاہیے۔ فیس میں بھی یکسانیت ہونی چاہیے۔ مقامی تاجروں، دکانوں، دفتری ملازمین وغیرہ کے لیے ماہانہ پاس بنائے جائیں، ریاست میں کہیں بھی پارکنگ کے نام پر کوئی غیر قانونی وصولی نہیں ہونی چاہیے۔ وزیراعلیٰ نے کتے کے کاٹنے کے مسئلے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کا مستقل حل تلاش کرنے کی بھی ہدایت کی۔

وزیراعلیٰ نے شہروں میں اشتہاری ہورڈنگز کی تنصیب سے متعلق قوانین میں یکسانیت لانے کی بھی ہدایات دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خطرناک ہورڈنگز کی بجائے الیکٹرانک ڈسپلے بورڈز کو ترجیح دی جائے۔ غیر قانونی ہورڈنگز کو فوری ہٹایا جائے۔ تمام شہری اداروں کے لیے واضح قوانین ہونے چاہئیں۔ یہ جسم کی آمدنی کا ایک اچھا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اشتہاری ہورڈنگز کسی بھی عظیم انسان کے مجسمے یا تصویر کو نقصان یا رنگین نہ کریں۔ یوگی نے شہروں میں رابطوں کو بہتر بنانے کے لیے نجی شعبے کی شراکت کا بھی مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ ای بس آپریٹرز کو بھی سٹی بس سروس میں موقع دیا جائے۔ ان کے کرایوں کو عوامی سہولیات کے مطابق ریگولیٹ کیا جائے۔ بسوں کے لیے پارکنگ کی جگہ مقرر کی جائے، روٹ کا تعین کیا جائے۔ ان پرائیویٹ ای بسوں کو قریبی شہروں سے منسلک کیا جانا چاہیے۔ شہری ٹرانسپورٹ میں ماحول دوست صاف ایندھن والی بسوں کو فروغ دینے کے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اس وقت 15 شہروں میں 700 الیکٹرک بسیں چل رہی ہیں۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی ڈیزل/سی این جی بس 15 سال سے زیادہ استعمال نہ ہو۔ ان کو ختم کیا جائے۔ ان کی جگہ ای بسیں لائی جائیں۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں تمام میونسپل اداروں کو سمارٹ میونسپلٹی کے طور پر تیار کرنے کے لیے ایک ایکشن پلان تیار کیا ہے۔ سمارٹ میونسپلٹیوں میں زندگی کی آسانی سے متعلق سرگرمیاں ہوں گی جیسے ڈیجیٹل گورننس، ویلیو ایڈڈ شہری خدمات جیسے ہوا اور پانی کی آلودگی کی نگرانی، واٹر لاگنگ کے مسائل کی نگرانی، سمارٹ پارکنگ، سمارٹ لائٹ مینجمنٹ، نمائشی میدان، آڈیٹوریم، وینڈنگ زون، ڈیجیٹل لائبریری، قابل تجدید توانائی کا فروغ وغیرہ۔ اس سلسلے میں بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ایک تفصیلی ایکشن پلان تیار کریں۔ اداروں میں افرادی قوت کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ جہاں بھی آسامیاں ہیں وہاں پر بھرتی کے لیے فوری کارروائی کی جائے۔ جہاں آؤٹ سورسنگ کے ذریعے تعیناتی کی ضرورت ہو، بغیر کسی تاخیر کے عمل کو مکمل کریں۔

پریاگ راج میں فضلے سے بنا شیوالک پارک مہا کمبھ میں عقیدت مندوں اور سیاحوں کے لیے توجہ کا مرکز تھا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ ایک اچھا ماڈل بن گیا ہے۔ اسی خطوط پر شہر کے کچرے اور دھاتی کچرے کا اچھا استعمال کرتے ہوئے متھرا-ورنداون میونسپل کارپوریشن کی حدود میں ایک عظیم الشان 'کرشنا لوک' پارک اور ایودھیا میں لوکش پارک اور شری پرشوتم درشن تجربہ مرکز تیار کیا جانا چاہیے۔ یہاں بھگوان رام، بھگوان کرشن اور لوکش کی زندگی سے متعلق کہانیوں کو دکھایا جانا چاہیے۔ 3D انٹرایکٹو ماڈل، لائٹ اور ساؤنڈ شوز ہونے چاہئیں۔ یوگی نے تمام اداروں کو آمدنی بڑھانے کے لیے ٹھوس کوششیں کرنے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ وارانسی اور پریاگ راج میونسپل کارپوریشنوں کے میونسپل بانڈ اس ماہ جاری ہونے والے ہیں۔ اس مالی سال میں گورکھپور، میرٹھ اور کانپور میونسپل کارپوریشنوں کو بھی میونسپل بانڈ جاری کرنے کی تیاری کرنی چاہیے۔

نیشنل ہیرالڈ کیس کی تحقیقات کی آنچ لکھنؤ پہنچی، نہرو منزل کو ای ڈی نے کیا اٹیچ

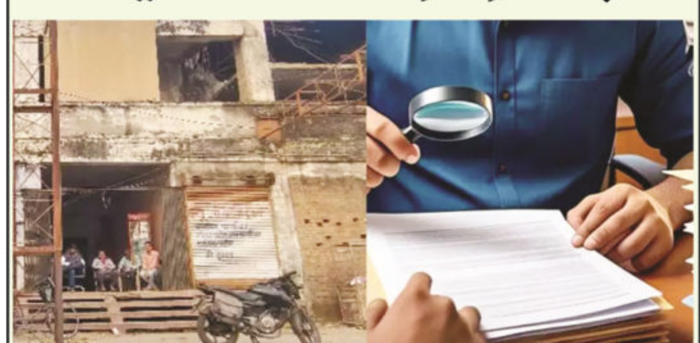

لکھنؤ (ایجنسی): نیشنل ہیرالڈ کیس میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور ان کی والدہ سونیا گاندھی کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ جس کے بعد ملک بھر کی سیاست گرم ہو گئی ہے۔ اسی سلسلے میں اب انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے لکھنؤ میں بھی بڑی کارروائی کی ہے۔ ای ڈی نے لکھنؤ کے قیصر باغ علاقے میں واقع نیشنل ہیرالڈ آفس کی عمارت کے نہرو فلور کو منسلک کر دیا ہے۔ اس حوالے سے ایک نوٹس عمارت کے گیٹ پر بھی چسپاں کیا گیا ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے یہ کارروائی منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون کی دفعہ 5(1) کے تحت کی گئی ہے۔ قیصر باغ، لکھنؤ میں نیشنل ہیرالڈ کے دفتر میں چسپاں نوٹس پر ای ڈی کے ڈپٹی ڈائریکٹر نونیت رانا کے دستخط ہیں۔ اس نوٹس کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ یہ جائیداد غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی جائیداد کے زمرے میں آتی ہے۔ جس کی وجہ سے اب اسے ضبط کیا جا رہا ہے۔ یہ نوٹس 9 اپریل کو دفتر میں لگایا گیا تھا۔ اس کی قیمت تقریباً 64 کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ یہ کارروائی دہلی کی ای ڈی ٹیم نے کی ہے۔ یہی نہیں، نوٹس میں اس پراپرٹی کو کسی اور کو بیچنے یا منتقل کرنے پر پابندی کا بھی ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی لکھنؤ میں نیشنل ہیرالڈ کے دفتر کے نہرو فلور کو بند کر دیا گیا ہے، جبکہ پورے کمپلیکس کو تالے لگا دیے گئے ہیں۔ جس عمارت کو تالا لگا دیا گیا ہے وہ بھی نیشنل ہیرالڈ کی ملکیت بتائی جاتی ہے۔ لکھنؤ میں ای ڈی کی طرف سے کی گئی کارروائی بھی نیشنل ہیرالڈ سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ کیس کا ایک حصہ ہے جو ملک بھر میں چل رہی ہے۔ اسی طرح کی جائیدادیں دہلی اور مہاراشٹر میں بھی اٹیچ کی گئی ہیں۔ فی الحال ای ڈی کی کارروائی تیز ہوتی جا رہی ہے۔ دوسری جانب نیشنل ہیرالڈ کیس میں کانگریس لیڈروں کے خلاف چارج شیٹ داخل ہونے کے بعد کانگریس لیڈر اور کارکنان سڑکوں پر آ کر احتجاج کر رہے ہیں۔ فی الحال اس معاملے میں ای ڈی کی کارروائی اور سیاست چل رہی ہے۔

دلت لیڈروں سے متنازعہ بیانات دلا کر ماحول خراب کرنے کی کوشش

مایاوتی کا سماج وادی پارٹی پر موقع پرست سیاست کرنے کا الزام، دلت، پسماندہ اور اقلیتوں کو تنازعات سے بچنے کا مشورہ

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی سابق وزیراعلیٰ اور بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی کا بڑا بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی کے لیڈروں کے حالیہ بیانات کی بنیاد پر سخت حملہ کیا ہے۔ دراصل، حالیہ دنوں میں سماج وادی پارٹی کے دلت لیڈروں کے کئی متنازعہ بیانات سامنے آئے ہیں۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے لوک سبھا انتخابات میں پسماندہ دلت اقلیت یعنی پی ڈی اے کی سیاست کے ذریعے بڑی کامیابی حاصل کی۔ لوک سبھا انتخابات کے بعد ضمنی انتخابات میں ان کی یہ چال ناکام ہوتی نظر آ رہی ہے۔ ایسے میں ایس پی کے دلت ممبران اسمبلی کے اشتعال انگیز بیانات سماج میں الگ ماحول پیدا کرنے کی کوشش لگ رہے ہیں۔ اس پر بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے حملہ کیا ہے۔ انہوں نے براہ راست کہا کہ ایس پی دلت لیڈروں سے متنازعہ بیانات لے کر ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

دراصل، سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن نے راجیہ سبھا میں رانا سانگا پر ایک متنازعہ بیان دیا تھا۔ رانا سانگا پر دیے گئے بیان کے بعد ریاستی سیاست میں ہلچل مچ گئی ہے۔ کرنی سینا اس معاملے کو لے کر مسلسل احتجاج کر رہی ہے۔ ساتھ ہی اندرجیت سروج کے بیانات نے بھی کافی ہلچل مچا دی ہے۔ حال ہی میں ایس پی کے قومی جنرل سکریٹری اندرجیت سروج نے مندروں کی طاقت پر ایک متنازعہ بیان دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب مسلمان حملہ آوروں نے مندر کو لوٹا تو خدا نے ان پر لعنت کیوں نہیں کی۔ اب بی ایس پی سپریمو مایاوتی اس معاملے پر حملہ آور ہیں۔

مایاوتی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا ہے کہ دیگر پارٹیوں کی طرح سماج وادی پارٹی بھی خاص طور پر دلت لوگوں کو آگے کر کے کشیدگی اور تشدد کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پارٹی رہنماؤں کے انتہائی متنازعہ بیانات، الزامات اور جوابی الزامات اور پروگرام وغیرہ کا جاری رجحان ان کی انتہائی تنگ نظری کی سیاست نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی دلت ووٹ حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔ بی ایس پی سربراہ نے دلت اور اقلیتی برادری کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی لیڈروں کے انتہائی متنازعہ بیانات کے پیش نظر، دلت کے ساتھ ساتھ دیگر پسماندہ طبقات اور مسلم کمیونٹی کو ان کے کسی بھی جارحانہ اشتعال کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ اسے اس جماعت کے سیاسی ہتھکنڈوں کا شکار ہونے سے بھی گریز کرنا چاہیے۔

مایاوتی نے ایسی پارٹیوں سے وابستہ موقع پرست دلتوں کو مشورہ دیا کہ وہ دوسروں کی تاریخ پر تبصرہ کرنے سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بجائے یہ مناسب ہوگا کہ یہ رہنما اپنے سماج کے سنتوں، گروؤں اور عظیم آدمیوں کی بھلائی اور جدوجہد کے بارے میں بتائیں۔ اس کی وجہ سے یہ لوگ کچھ قابل قدر ہو گئے ہیں۔

مندروں کی طاقت پر ایس پی لیڈر اندرجیت سروج کا متنازعہ بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب محمد بن تغلق اس ملک میں آئے تو بیرونی حملہ آور تھے۔ وہ عرب سے پیدل آیا تھا۔ وہ لوٹ مار کر چلے گئے۔ محمود غزنوی افغانستان سے آیا اور سومناتھ مندر کو 17 بار لوٹ کر چلا گیا۔ پہلا مسلمان حکمران محمد غوری تھا، تو یہاں دیوی دیوی کیا کر رہے تھے؟ اسے اس پر لعنت بھیجنی چاہیے تھی۔ مسلمان اندھے ہو جائیں گے۔ کم ہو کر راکھ ہو جاتا۔ لنگڑا ہو جاتا۔ معذور ہو جاتے۔ ایس پی لیڈر نے مزید کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دیوی دیوتاؤں میں کچھ کمی ہے۔ ہمارے دیوتا اور دیوی اتنے طاقتور نہیں تھے، انہیں لعنت بھیجنی چاہیے تھی۔ اندراجیت سروج نے کہا کہ ہمارے دلت پسماندہ لوگوں کے بھگوان بابا صاحب ڈاکٹر امبیڈکر ہیں۔ پی ڈی اے کے لوگ اسے خدا سمجھیں۔ ایس پی رکن اسمبلی رام جی لال سمن کے بیان پر کافی ہنگامہ ہے۔ رانا سانگا اور مغل حکمرانوں کے حوالے سے ان کے راجیہ سبھا کے بیان پر کافی تنازعہ ہے۔ حال ہی میں اس معاملے کو لے کر آگرہ میں ان کے خلاف بڑا مظاہرہ ہوا۔ کرنی سینا مسلسل ایس پی ایم پی کی مخالفت میں کھڑی ہے۔ اب اندرجیت سروج کے بیان نے خود ہندو مندروں کی طاقت پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ اب اس پر بی ایس پی سربراہ کا بیان سامنے آیا ہے۔

لکھنؤ میں ٹرین حادثہ کی سازش ناکام، ریلوے ٹریک سے لکڑی کا ٹکڑا برآمد

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں ٹرین کو پٹری سے اتارنے کی سازش کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔ دلاور نگر اور رحیم آباد ریلوے اسٹیشن کے درمیان بروقت ایک بڑا ریلوے حادثہ ٹل گیا۔ شرپسندوں نے ریلوے ٹریک پر ڈھائی فٹ لمبا اور چھ انچ موٹا لکڑی کا لاگ لگا دیا تھا جس سے سہرسہ آنند وہار غریب رتھ ایکسپریس (05577) کا بڑا حادثہ ہو سکتا تھا۔ یہ واقعہ بدھ کی صبح تقریباً 2:43 بجے پیش آیا، جب غریب رتھ ٹرین اس ٹریک سے گزرنے والی تھی۔ تاہم لوکو پائلٹ کی دماغی موجودگی نے واقعہ کو ہونے سے روک دیا۔ دراصل دلاور نگر اور رحیم آباد ریلوے اسٹیشن کے درمیان ریلوے ٹریک پر تقریباً ڈھائی فٹ لمبا لکڑی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا۔ درخت کے پتوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ریلوے ٹریک پر کپڑا بھی رکھا گیا تھا۔ اتفاق سے تھوڑی دیر پہلے اسی ٹریک سے گزرنے والی کاشی وشوناتھ ایکسپریس کے لوکو پائلٹ نے پٹری پر لکڑی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ اس نے فوری طور پر رحیم آباد اسٹیشن ماسٹر اوم پرکاش کو اس کی اطلاع دی۔ اس کے بعد غریب رتھ کو ملیح آباد اسٹیشن پر روک دیا گیا۔ کاشی وشوناتھ ایکسپریس کے بہادر ڈرائیور نے غریب رتھ ٹرین کو پٹری سے اتارنے کی بڑی سازش کو ناکام بنا دیا۔

ریلوے پروٹیکشن فورس اور یوپی پولس کی مشترکہ ٹیم نے جائے وقوعہ کی چھان بین کی۔ آر پی ایف کے انسپکٹر حکم سنگھ اور راجیش رنجن کی ٹیم کو ٹریک کے قریب آم کے درخت کی ہری شاخیں، ایک خشک لکڑی کا تنے اور نارنجی رنگ کا کپڑا ملا۔ اس پر رام کا نام لکھا ہوا تھا۔ کچھ فاصلے پر پٹریوں کے درمیان مزید لکڑی پڑی ہوئی ملی۔ اسے فوراً ہٹا دیا گیا۔ اس پورے واقعہ میں کسی بڑی سازش کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تھانہ رحیم آباد میں نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور انٹیلی جنس اداروں کو بھی معاملے سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ تفتیشی ٹیمیں سی سی ٹی وی فوٹیج، جائے وقوعہ پر ہونے والی سرگرمیوں اور پرانے کیسز کی چھان بین کر رہی ہیں۔ درحقیقت اس سے پہلے بھی دلاور نگر علاقہ میں ریلوے ٹریک پر لکڑی کا ٹکڑا رکھنے کا واقعہ پیش آ چکا ہے۔

اس معاملے میں بھی اے ٹی ایس سمیت مختلف تحقیقاتی ایجنسیوں نے جانچ کی تھی لیکن آخر کار ملیح آباد پولس نے حتمی رپورٹ درج کر کے کیس کو بند کر دیا۔ اس واقعے کی وجہ سے کچھ دیر کے لیے ریل گاڑیوں کی آمدورفت روک دی گئی جس کی وجہ سے کئی ٹرینوں کی آمدورفت متاثر ہوئی اور مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس واقعہ کو انتہائی سنگین سمجھتے ہوئے ریلوے انتظامیہ نے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ علاقے میں نگرانی اور گشت بڑھا دیا گیا ہے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کو روکا جا سکے۔

درگاہ جھن جھن شاہ کے نزدیک آل انڈیا مشاعرہ کا انعقاد

لکھنؤ (محمد نسیم ندوی)
گذشتہ شب پیگرامؤ لکھنؤ میں جھن جھن شاہ کے درگاہ کے نزد ایک آل انڈیا مشاعرے کا انعقاد ہوا جس کی صدارت رفعت شیدا صدیقی اور نظامت کے فرائض راشد راہی بہرائچی نے انجام دد یئے، قاری مجیب فتح پوری کی تلاوت کلام اللہ سے مشاعرے کا آغاز ہوا، متعدد شعراء کے ذریعہ مشاعرے میں پڑھے گئے اشعار نذر قارئین ہیں۔

بیاض قلب ونظر میں شیدا کوئی تو ہو شعر میر جیسا
ادھر ادا ہو مری زباں سا ادھر لگے دل میں تیر جیسا
رفعت شیدا صدیقی

تصویر بھی جلا دی مرے خط کے ساتھ ساتھ
اے دشمن حیات یہ اچھا نہیں کیا
قمر سیتاپوری

میں اپنے آپ میں تجھ کو تلاش کرتا ہوں
تو آئینہ ہے تو حیران کیوں نہیں ہوتا
راشد راہی

ہر معرکے کو جیتا ہے پانی نے چین سے
پانی تو صرف ہارا ہے حضرت حسین سے
عثمان مینائی

اتنا کریدو زخموں کو
زخم ہی بن جائیں مرہم
حسان ساحر

سمندر میں پانی بہت مختصر
ہیکہاں پیاس اپنی بجھائے گا سورج
عرفان لکھنوی

پہلے دل تجھ کو دے دیا میں نے
پھر یہ سوچا کہ کیا کیا میں نے
نازیہ رفعت

دل سے دعائیں مانگیے ہو جائیں گی قبول
ایسا کوئی نہیں ہے کہ جس کا خدا نہ ہو
شمالی شفیق

کبھی دکھ درد میں شامل تھے لیکن اس زمانے میں
پڑوسی سے پڑوسی کی خوشی دیکھی نہیں جاتی
حامد لکھنوی

ظرف کا وہ مقام کیا جانے
بادشاہت غلام کیا جانے
رضوان جمالی

واقعات زمانہ لکھ تابش
عشق کی داستان رہنے دے
سلیم تابش

ان کے علاوہ نوری پروین، عقیل غازیپوری، مجیب فتحپوری، اشعر علیگ، عاصم کاکوروی، طارق سخا، ہرشت مشرا، فراز احمد، شمس العارفین، وغیرہ نے اپنا کلام پیش کیا دیر شب تک چلنے والے مشاعرے میں کثیر تعداد میں لوگ موجود رہے آخر میں کنوینر مشاعرہ حامد لکھنوی نے تمام شعراء و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

پراٹھا ملنے پر تاخیر سے ناراض نوجوان کا باورچی پر حملہ

لکھنؤ (ایجنسی) کباب پراٹھا نہ ملنے پر نوجوان نے ونج پوائنٹ پر باورچی پر حملہ کر دیا۔ ملزم اپنے بہنوئی کے ساتھ پراٹھے لینے آیا تھا۔ دیر ہونے پر اس کی بھابھی کھانا کھائے بغیر واپس ہو گئی جس کی وجہ سے وہ ناراض ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس پہنچی اور زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال بھیج دیا۔ پولیس نے متاثرہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر لیا ہے اور ملزم کی تلاش کر رہی ہے۔ بہرائچ کے نانپارہ میں واقع برکھا کیشو پور کا رہنے والا ببلو ناکہ تھانہ علاقہ کے گوردوارہ روڈ پر واقع نارائن ونج پوائنٹ پر باورچی ہے۔ وہ دکان پر منگل کی دیر رات تھا۔ اسی دوران نان پارہ کا رہنے والا سونو اپنی بھابھی کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ سونو نے انتظار کرنے والے گاہکوں سے پہلے پراٹھا منگوایا۔ ببلو نے کچھ دیر انتظار کرنے کو کہا، اس پر سونو کی بھابھی وہاں سے چلی گئی۔ الزام ہے کہ اس سے ناراض سونو نے باورچی پر چاقو سے حملہ کر دیا۔

پاور کارپوریشن ملازمین کی سیکورٹی کے تئیں حساس

لکھنؤ (ایجنسی) بجلی حادثات کو روکنے کے لیے پاور کارپوریشن کے چیئرمین ڈاکٹر آشیش گوئل نے محکمہ کے لائن مین کے لیے سیف لائن مہم کی شروعات کی۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ پاور کارپوریشن اپنے ملازمین کی سیکورٹی کے لیے انتہائی حساس ہے۔ انھوں نے ٹھیکہ ملازمین سے گزارش کیا کہ وہ سیکورٹی کے تئیں حساس بنیں اور سیکورٹی آلات کا استعمال کریں۔ آن لائن ٹریننگ پروگرام کے پہلے دن بدھ کو 14 ڈویژنوں کے تقریباً 800 لائن مین جڑے اور آگے ہر مہینے چھ تاریخ کو سبھی ڈویژنوں میں فیز وائز ٹریننگ چلتا رہے گا۔ یہ دسمبر تک چلے گا اور سبھی لائن مین ٹریننگ حاصل کریں گے۔ اس مہم کا اہم مقصد گراؤنڈ پر کام کر رہے لائن مین کو اپنی سیکورٹی کو لے کر ٹریننگ کرنا ہے تاکہ کام کے دوران وہ محفوظ رہیں اور کسی بھی طرح کا حادثہ نہ ہو۔ لائن مین کی سیکورٹی کو لے کر ٹریننگ پروگرام انٹلی اسمارٹ کمپنی کو سونپا گیا ہے۔ اس کمپنی کو وسط اور پچھما نچل نگموں میں اسمارٹ میٹر لگانے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔